عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ - شمارہ ۲۲

کمالاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

سرخپوش رہنما خان عبدالغفار خاں قادیان میں ۔ کیا دیکھا

مرزا محمود کی الہامی شادی
منورشاہ عمر کا تجزیہ

مدرسے کا بحران
خلافت کی دوکان

کوپن ہیگن سے قادیانی ”مربی“ کا خط اور اس کا جواب

نزلہ، کھانسی اور زکام
سردی کے موسم میں عام
مناسب احتیاط برتیے ۔ بروقت سُعالین لیجیے
سردیوں میں اگر آپ کو نزلہ، زکام، کھانسی
یا گلے میں خراش کی شکایت ہوجائے
تو فوراً سُعالین کا باقاعدہ استعمال شروع
کر دیجیے۔ اور اگر خدانخواستہ تکلیف بڑھ
جائے تو ایک پیالی تیز گرم پانی میں سُعالین کی
چار ٹکیاں حل کر کے جوشاندے کے طور پر
صبح و شام پیجیے۔
سُعالین آپ کو ان بیماریوں سے محفوظ بھی
رکھتی ہے اور نجات بھی دلاتی ہے۔
SUALIN
سُعالین
SUALIN
سُعالین
شیشی میں بھی دستیاب ہے
اور نئے اسٹرپ پیکنگ میں بھی۔
نوزو
نک پھوار
ناک کے ورم، سوزش اور بندش کے لیے مفید۔
ایک پھوار ناک کھول دیتی ہے۔
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
اصولِ اخلاق
اخلاق عملاً مذہب ہے اور مذہب اصولاً اخلاق ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۰ تا ۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۳ تا ۱۹ نومبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۲۲

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۲۵ روپے

یورپ — ۳۲۵ "

ایشیا — ۳۲۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شاکر گوہر

مری — قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

جھکڑ / کوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوٹ مومن / چنیوٹ — قیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / شاہکوٹ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف ٹوری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • اوپیرشن — طاہر رشید

الجیریا — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •

باربیڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ منزل ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

"خلافت" کی دکان، مندے کا رجحان

قادیانیوں کے پیشوا مرزا طاہر کا حال ہی میں ایک کیسٹ پاکستان پہنچا ہے جس میں اس نے اپنی جماعت کے امراء کو قادیانیت کی تبلیغ پر بھرپور توجہ دینے کی ہدایت کی ہے، اس نے کہا ہے کہ ہمارے مخالف جدید انداز سے جماعت کے خلاف متحرک ہو چکے ہیں اور بہت آگے نکل گئے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ بھی تبلیغ پر توجہ دیں (مفہوم)

اگرچہ مرزا طاہر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے ہفت روزہ ترجمان ختم نبوت انٹرنیشنل کا نام نہیں لیا لیکن قادیانی یہ سمجھتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور ختم نبوت انٹرنیشنل دونوں ہی مرزا طاہر کے سینے پر خوب مونگ دل رہے ہیں۔ ... بیان کے مطابق مرزا طاہر اس قدر بوکھلا چکا ہے کہ اسے خلافت کا فتنہ ہرن ہوتا نظر آتا ہے۔ اور یہ غم گھلائے جا رہا ہے کہ اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کے نام سے جو بیوپار شروع کیا تھا وہ اب ختم ہونے کو ہے۔ یہ فطری بات ہے کہ ہر آدمی اپنے مستقبل اور معاش کے بارے میں فکر مند رہتا ہے، ایسے میں جب کاروبار میں مندے اور گھاٹے کے آثار نمایاں ہوں تو اس کی پریشانیوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اس کا دن کا چین اور رات کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔

چنانچہ آجکل مرزا طاہر کی خلافت کی دکان پر مندے کا رجحان غالب ہے جب وہ اپنے مریدوں اور پیروکاروں کے سامنے تقریر کرتا ہے تو اس میں مسکراہٹ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی کبھی خوشخبریاں سنانے لگتا ہے، کبھی ڈرانے لگتا ہے، کبھی مگرمچھ کی طرح اپنی اور اپنے پیروؤں کی فرضی مظلومیت کے قصے سنا کر آنسو بہانا شروع کر دیتا ہے۔ تقریر کے دوران اس کے سامنے چونکہ اس کے خاص الخاص چیلے اور کچھ چمچے بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی مرزا طاہر کی اتباع میں ٹپ ٹپ آنسو گرانے لگ جاتے ہیں۔ کبھی وہ اپنے فرضی کرامات گھڑ گھڑ کر پیش کرنا شروع کر دیتا ہے فلاں صاحب بہت بیمار تھے، بڑے علاج کرائے، ڈاکٹروں نے جواب دیدیا، میں نے تھوڑی سی توجہ دی وہ ایسا صحت یاب ہوا جیسے بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔

کبھی کہتا ہے کہ فلاں صاحب کے ہاں اولاد نہیں تھی بس مجھے ایک خط لکھ کر اپنا رعا پیش کیا، میں نے ذرا سی توجہ دی وہ صاحب اولاد ہو گیا، الغرض یہ حربے اور ٹوٹکے صرف اسلئے پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ اس کے مامور من اللہ ہونے پر اس کے مریدوں اور پیروکاروں کو کچھ تو یقین ہو جائے۔ اور وہ اس کی نام نہاد خلافت کے جال میں سے نہ نکل سکیں۔ کیونکہ اگر وہ نکل گئے تو نام نہاد بہشتی مقبرہ کا چندہ، تربیت اطفال کا چندہ، ہسپتال کا چندہ، انصار کا چندہ، خدام کا چندہ، مرزائیوں کی تعمیر کا چندہ تبلیغ کا چندہ الغرض چندے ہی چندے کی گردان ہی ختم نہ ہو گی چندہ کا دھندہ بھی ختم ہو جائے گا۔

پنجابی زبان کی مشہور کہاوت ہے "رب رسے مت کھسے" اللہ تعالیٰ جن سے ناراض ہوتے ہیں تو اس کی عقل سلب ہو جاتی ہے۔ ہدایت و ضلالت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جو قادیانی ابھی تک گمراہی کی غلاظت میں لتھڑے ہوئے ہیں اور انہیں راہ ہدایت کی توفیق نہیں ملی تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ خدا نے ان کی عقل سلب کر لی ہے —————

وہ یہ بات بھی نہیں سوچتے کہ ان کا نام نہاد امام جو بیماروں کو شفایاب اور بے اولادوں کو صاحب اولاد بنا لیتا ہے وہ خود اولاد نرینہ سے کیوں محروم ہے؟ بڑے بڑے پائے کے لیڈر بیمار ہوتے ہیں۔ سر ظفر اللہ کافی عرصہ تک بیہوش رہا، مرزا طاہر کی پھوپی جواب مر چکی ہے، اس کے بارے میں ہر قادیانی رسالے کے اندر بیماری کی اطلاع چھپتی رہی اور دعاؤں کی درخواست بھی ہوتی رہی، مرزا ناصر پر دل کا دورہ پڑا، مسٹر ایم ایم احمد کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا اس وقت مرزا طاہر کی دعائیں کہاں گئی تھیں؟

یہ ٹھیک ہے کہ بیماری اور شفا خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن مرزا طاہر جب اس قسم کے واقعات بیان کرتا ہے تو اس کا مقصد اپنی جھوٹی امامت اور خلافت کا رعب جمانا ہوتا ہے تاکہ سادہ لوح قادیانی اس کے چنگل سے نہ نکل سکیں، چندے کا پھندہ بھی ان کے گلے میں پڑا رہے اور نبوت و خلافت کا دھندہ بھی چلتا رہے۔

دنیا میں بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے۔ جھوٹے مہدی بھی آئے، مسیح بھی ہوئے، مدعی نبوت بھی ہوئے، ان میں بعض ایسے بھی تھے جنہیں اقتدار بھی حاصل رہا، مرزا طاہر کی طرح

شعبدہ بازیاں بھی کرتے رہے بالآخر وہ ختم ہو گئے۔ ہر فتنے کی طبعی عمر ہوتی ہے اس لئے انہوں نے اپنی طبعی عمر پالی۔ فتنۂ قادیانیت اب طبعی عمر کو پہنچ چکا ہے۔ نبوت کے نام اور اس کے بعد امامت و خلافت کے نام پر خوب دھندہ کیا، اب مندے کا وقت آگیا ہے۔

پہلے ان کا خیال پورے پاکستان کو فتح کرنے کا تھا۔ ۱۸ جنرل قادیانی تھے جن کے ماتحت بیسیوں کرنل اور بریگیڈیئر تھے۔ ان کا پاکستان پر شب خون مارنے کا ارادہ تھا لیکن ۷۴ء میں مرزا طاہر کی ذرا سی بے عقلی نے (ربوہ اسٹیشن پر ۲۹ مئی کا واقعہ) مسلمانوں کو بیدار کر دیا۔ زبردست تحریک چلی اور قادیانی جنرل فوج سے کان پکڑ کر نکال دیئے گئے۔ پھر مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا، کئی مسلمانوں کی شہادت، مامور من اللہ ہونے کے مدعی مرزا طاہر کا پاکستان سے فرار ایسے واقعات ہوئے کہ قادیانیت تنزل کی طرف جانے لگی اور اب بھی بڑی تیزی کے ساتھ جا رہی ہے۔

مرزا طاہر خواہ اپنی "کرامتیں" بیان کر کے قادیانیوں کو بیوقوف بنائے یا خوشخبریاں سنائے وہ دور بیت چکا ہے جب رائل فیملی کے شہزادے، شہزادیاں غریب قادیانیوں کی کمائی سے عیاشیاں کیا کرتے تھے۔ ان کیڑے مکوڑوں کو پر لگ چکے ہیں اور یہ پر لگ کر اڑنا ان کی موت کی علامت ہوا کرتی ہے۔ مرزا طاہر کو پر لگے وہ اڑ کر لندن گیا، اس کے بعد کچھ اور قادیانی اڑ گئے، کوئی فرانس پناہ حاصل کر رہا ہے، کوئی مغربی جرمنی ——— یہ علامتیں مرض الموت کی ہیں۔ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ۔ اب اس فتنے سے پاکستان پاک ہو کر رہے گا۔

جیل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ

ایک وضاحت

۴ر اکتوبر ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ ۱۸ میں "جیل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ" کے بارے میں ایک خبر شائع ہوئی اس خبر پر حافظ محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ جو دینی ذہن رکھنے والے نامور وکیل ہیں، ان کی اور جناب عبدالمجید احمد اولکھ صاحب پرنسپل سینٹرل جیل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ وزارت داخلہ حکومت پاکستان نزد فیروز پور روڈ لاہور کی لمبی چوڑی تحریر ملی۔ جس میں تھا کہ عبدالمجید اولکھ صاحب قادیانی نہیں ہیں اور وہ ختم نبوت کے آپ سے بھی زیادہ حامی ہیں۔ چونکہ حافظ محمد یوسف صاحب ایک جانے پہچانے نامور وکیل ہیں، ان کی تحریر و تصدیق اور جناب عبدالمجید اولکھ صاحب کی اسلامی ذہن کی حامل تصنیفات اور اکابر علماء کرام سے ان کے تعلقات کے ہوتے ہوئے ان کے بارے میں یہ شبہ کرنا غلط ہے کہ وہ قادیانی ہیں۔ اطلاع ہفت روزہ ختم نبوت ۴ر تا ۱۰ر اکتوبر میں جو شائع کیا گیا ہے کہ وہ قادیانی ہیں، قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں، گاڑی استعمال کر کے قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں، سراسر غلط ہے اس پر ہم جناب اولکھ صاحب سے معذرت خواہ ہیں ——— اور امید کرتے ہیں کہ وہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اختیارات کی حد تک قادیانیوں پر کڑی نظر رکھیں گے۔ وزارت داخلہ اور حکومت کو ایسے دینی ذہن رکھنے والے افسران کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

مسلمانوں اور قادیانی مرتدوں میں تفریق کیسے ہو؟

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ذاتی نام تھے، ایک محمد، دوسرے احمد۔ مسلمان عقیدت و محبت کے اظہار کے لئے ان دو پاک ناموں کی طرف نسبت کرتے ہیں جبکہ قادیانی بھی نسبت کرتے ہیں لیکن ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے۔ احمد نام کی وجہ سے یہ اشتباہ پیدا ہو رہا ہے کہ کون مسلمان ہے اور کون قادیانی اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کے لئے احمد نام رکھنے کی پابندی لگائی جائے تاکہ مسلمانوں اور قادیانی مرتدوں میں تفریق ہو جائے۔

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ

ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی وارث کی میراث کو قطع کرے، اللہ جل شانہٗ اس کی میراث کو جنت سے قطع کرے گا (مشکوٰۃ)۔ لہٰذا اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہئے کہ وصیت اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے میں یہ ارادہ اور نیت ہرگز نہ ہو، کہ فلاں وارث نہ بن جائے۔ بلکہ ارادہ اور نیت اپنی ضرورت کا پورا کرنا، اپنے لئے ذخیرہ بنانا ہو۔ آدمی کے ارادہ اور نیت کو عبادات میں بہت زیادہ دخل ہے، حضور پاکؐ کا ارشاد ہے کہ جو بہت زیادہ مشہور ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ اعمال کا دارومدار نیت اور ارادہ پر ہے۔ نماز جیسی اہم عبادت اللہ کے واسطے پڑھی جائے، تو کتنی زیادہ موجب اجر، موجب ثواب، موجب قربت کہ کوئی دوسری عبادت اس کے برابر نہیں، یہی چیز ریاکاری اور دکھاوے کے واسطے پڑھی جائے تو شرک اصغر اور وبال بن جائے، اس لئے خالص نیت اللہ کی رضا اور اپنی ضرورت میں کام آنا ہونا چاہئے، جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اپنی تندرستی میں، اس حالت میں جب کہ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ یہ پہلے مروں گا یا وارث پہلے مر جائے گا اور کون وارث ہوگا، کون نہ ہوگا، ایسے وقت میں خرچ کرے اور خوب خرچ کرے، جتنا زیادہ سے زیادہ صدقہ کر سکتا ہے کرے، وصیت کرے، وقف کرے اور جن مواقع خیر میں زیادہ ثواب کی اُمید ہو۔ ان کی فکر و جستجو میں رہے۔ یہ نہیں کہ اپنے وقت میں تو بخل کرے اور جب مرنے لگے تو سخی بن جائے، جیسا کہ حضورؐ کا پاک ارشاد پہلی فصل کی احادیث میں نمبرہ پر گذر چکا ہے کہ افضل صدقہ وہ ہے جو حالت صحت میں کیا جائے نہ یہ کہ جب جان نکلنے لگے تو کہے کہ اتنا فلاں کا، اتنا فلاں کا، حالانکہ مال فلاں کا (یعنی وارث کا) ہو گیا۔

خوب سمجھ لو، میں سب سے پہلے اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس کے بعد اپنے دوستوں کو، کہ ساتھ جانے والا صرف وہی مال ہے جس کو اللہ کے بینک میں جمع کر دیا اور جس کو جمع کر کے اور خوب زیادہ بڑھا کر چھوڑ دیا وہ اپنے کام نہیں آتا۔ بعد میں نہ کوئی ماں باپ یاد رکھتا ہے، نہ بیوی اولاد پوچھتے ہیں، اِلّا ماشاء اللہ اپنا ہی کیا اپنے کام آتا ہے، ان سب کی ساری محبتوں کا خلاصہ دو چار دن ہائے ہائے کرنا ہے اور پانچ سات مفت کے آنسو بہانا ہے، اگر ان آنسوؤں پر بھی پیسے خرچ کرنا پڑیں تو یہ بھی نہ رہیں۔

یہ خیال کہ اولاد کی خیرخواہی کی وجہ سے مال کو جمع کرکے چھوڑنا ہے، نفس کا محض دھوکا ہے، صرف مال جمع کرکے اُن کے لئے چھوڑ جانا، اُن کے ساتھ خیرخواہی نہیں ہے، اور شاید بدخواہی بن جائے، اگر واقعی اولاد کی خیرخواہی مقصود ہے، اگر واقعی یہ دل چاہتا ہے کہ وہ اپنے مرنے کے بعد پریشان حال، ذلیل و خوار نہ پھریں تو ان کو مالدار چھوڑنے سے زیادہ ضروری اُن کو دیندار چھوڑنا ہے، کہ بد دینی کے ساتھ مال بھی اوّلاً اُن کے پاس باقی نہ رہے گا، چند یوم کی لذات و شہوات میں اڑ جائے گا اور اگر رہا بھی تو اپنے کسی کام کا نہیں ہے۔

اگر مال نہ بھی ہو تو اُن کی دینداری اُن کے لئے بھی کام آنے کی چیز ہے اور اپنے لئے بھی کام آنے والی چیز ہے اور مال میں سے تو اپنے کام آنے والا صرف وہی ہے جو ساتھ لے گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے دو فقیروں کو وفات دی، اس کے بعد ایک غنی سے مطالبہ فرمایا کہ اپنے واسطے آگے کیا بھیجا اور اپنے عیال کے واسطے کیا چھوڑ کر آیا، اس نے عرض کیا، یا اللہ! تو نے مجھے بھی پیدا کیا، اور ان کو بھی تو نے ہی پیدا کیا اور ہر شخص کی روزی کا تو نے ہی ذمہ لیا اور تو نے قرآن پاک میں فرمایا: مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا (پہلی فصل کی آیات میں نمبرہ پر گذر چکی ہے) اس بنا پر میں نے اپنا مال آگے بھیج دیا اور مجھے یہ بات محقق تھی کہ آپ ان کو روزی دیں ہی گے، ارشاد ہوا اچھا جاؤ، اگر تمہیں (دنیا میں) معلوم ہو جاتا کہ تمہارے لئے میرے پاس کیا کیا (انعام و اکرام) ہے تو دنیا میں بہت خوش ہوتے اور بہت کم رنجیدہ ہوتے۔

اس کے بعد دوسرے غنی سے مطالبہ ہوا کہ تو نے کیا اپنے لئے بھیجا اور کیا عیال کے لئے چھوڑا۔ اس نے عرض کیا یا اللہ! میری اولاد تھی مجھے ان کی تکلیف اور فقر کا ڈر تھا ارشاد ہوا کہ کیا میں نے ہی تجھ کو اور ان کو پیدا نہ کیا تھا۔ کیا میں نے سب کی روزی کا ذمہ نہ اٹھایا تھا؟ اس نے عرض کیا یا اللہ بے شک ایسا تھا لیکن مجھے اُن کے فقر کا خوف ہی بہت ہوا۔ ارشاد ہوا کہ فقر تو اُن کو پہنچا، کیا تو نے اس کو ان سے روک دیا، اچھا جا۔ اگر تجھے دنیا میں معلوم ہو جاتا کہ تیرے لئے میرے پاس کیا کیا (عذاب) ہے تو بہت کم ہنستا اور بہت زیادہ روتا۔

پھر ایک فقیر سے مطالبہ ہوا کہ تو نے کیا اپنے لئے جمع کیا اور کیا عیال کے لئے چھوڑا، اس نے عرض کیا۔ یا اللہ! آپ نے مجھے تندرست پیدا کیا، اور

باقی ص۳ پر

ہستی باری تعالیٰ

محمد ساجد — ننکانہ صاحب

روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنا کر اور روئے زمین کے پانیوں کی روشنائی گھول کر بھی اگر رب العالمین معبودِ برحق کی حمد و ثنا لکھی جائے تو قلمیں گھس جائیں گی، سیاہیاں ختم ہو جائیں گی لیکن رب کے پیارے اور نہ ختم ہونے والے اوصاف کبھی ختم نہ ہوں گے۔ دنیا کی عمر کے برابر عمر پا کر بھی اگر کوئی شخص خدا کی ان گنت اور بے شمار نعمتوں میں ایک نعمت کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہے تو نا ممکن! ہواؤں میں اڑنے والے پرند، سبزہ زاروں میں رہنے والے جانور، گردن جھکائے پھرنے والے چوپائے، زمین پر رینگنے والے کیڑے، جنگلوں میں بادشاہت کرنے والے درندے، سر فلک پہاڑوں کی چوٹیاں، پھیلی ہوئی زمین، روانی سے بہتے ہوئے دریا۔ موجیں مارنے والا سمندر، خاموش درخت، باادب فرشتے، ناری اور ترابی مخلوق، زناٹے مارتی ہوئی طاقتور ہوا، اونچا اور جھکا ہوا آسمان، چمکتے ہوئے ستارے اور سورج، چاند۔

ہاں کائنات کا ایک ایک ذرہ جس کی تعریفوں کے بیان میں مشغول ہے وہ ذاتِ اقدس الٰہ العالمین اللہ وحدہ لاشریک کی ہی ہے۔

سب اس کے محتاج، وہ سب سے بے نیاز، سب اس کا دیا کھانے والے اور اس کا ہاتھ تکنے والے، کسی کو ایک تنکا پھڑکانے کی، ایک سانس لینے کی، بلکہ منہ پر سے مکھی اڑانے کی طاقت نہیں، اس عظمت کے سامنے سب دبکے دبکے ہوئے، اس کے دبدبے کے سامنے سب دست بستہ، کونسا دل ہے جو اس کے خوف سے خالی ہو۔ سب کا خالق، سب کا مالک، سب کا رازق، وہی عزت و ذلت کا دھنی، امیری غریبی پر قادر، سارے ملک کا تنہا مالک، مارنے جلانے والا، تندرست و بیمار کرنے والا، بھوک کے وقت نرم و گرم غذا دینے والا، پیاس کے وقت سرد و خنک پانی دینے والا، بھوروں کی حفاظت کرنے والا وہی ہے۔

جس کا علم محیط کل، جس کی قدرت ہر چھوٹے بڑے پر، جس کی سمع و بصر ادراک سے دور، جو پانی کو پتھر کر دینے پر، جو آگ کو باغ کر دینے پر، جو دشمن کو دوست کر دینے پر اور رحمت کو زحمت کر دینے پر قادر ہے۔ وہ وہی ہے جس کی سلطنت آسمان و زمین پر ہے۔ جس کا علم ہر شئی پر ہے، جس کا کوئی ارادہ مراد سے جدا نہیں، جس کا علم گھٹتا نہیں، جس کا کوئی فرمان بدلتا نہیں، جس کا نہ کوئی وزیر ہے، نہ مشیر۔ جس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ ساجھی، جس کی نہ کوئی اولاد، نہ ماں باپ جس کی نہ کوئی قوم، نہ برادری، جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ پھولوں میں خوشبو اس کی دی ہوئی، منظروں میں دلفریبی اس کی رکھی ہوئی، چیزوں میں خوبصورتی اس کی پیدا کی ہوئی، خاوند، بیوی میں، اولاد اور ماں باپ میں محبت اس کی رکھی ہوئی، پھلوں میں ذائقہ اس کا دیا ہوا، پتیوں میں رنگ اس کا بھرا ہوا، دریاؤں میں روانی اس نے دی، سورج چاند میں روشنی اس نے دی۔ زبان کو بولنے کی، آنکھوں کو دیکھنے کی، کانوں کو سننے کی، دل کو سمجھنے کی، ہاتھوں کو پکڑنے کی، پاؤں کو چلنے کی، معدے کو ہضم کرنے کی طاقت اسی نے دی۔

وہ بے شمار نعمتیں ہمیں دے چکا، لیکن اس کے خزانے ویسے ہی بھرپور ہیں جیسے ان نعمتوں کے دینے سے پہلے تھے۔ ہم ان گنت نعمتیں اس سے لے چکے لیکن ہماری محتاجی ویسی ہی ہے جیسی ان نعمتوں کے ملنے سے پہلے تھی۔ نہ کبھی اس کی بے نیازی ختم ہو، نہ کبھی ہماری محتاجی ختم ہو۔ سب کی سننے والا گنہگاروں پر بھی شفقت کرنے والا، کسی کو اپنے در سے محروم نہ پھیرنے والا، مصیبتوں میں کام آنے والا، بے موسم کے پھل دینے والا، بڑھاپے میں اولاد دینے والا، مردوں کو زندہ کر دینے والا، وہ کون ہے؟ جو تم پر تم سے زیادہ مہربان ہے، وہ کون ہے؟ جس نے ماں کے پیٹ میں تمہاری پرورش کی، وہ کون ہے؟ جس نے دنیا میں آنے سے پہلے تمہاری خوراک ماؤں کے سینہ میں جمع کر دی۔ وہ کون ہے؟ جس نے آنکھ، ناک، کان اور زبان تمہیں دی۔ وہ کون ہے؟ جو تمہیں کھلاتا پلاتا ہے، سلاتا جگاتا ہے۔ بیوی، بچے، دوست احباب کس نے دیئے۔ آسمان سے پانی اتارنا، زمین سے اناج اگانا کس کے ہاتھ میں ہے۔

اسی کے جس کا عرش آسمانوں پر ہے، جس کا علم ہر جگہ، جس کی حکومت چپے چپے پر ہے۔

اس کا نام اللہ ہے، وہی رحمٰن ہے، وہی رحیم ہے وہی رب العالمین ہے، وہی عبادتوں کے لائق ہے۔

سہ

گل گشت کروں کہ سیرِ صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہیں چاروں طرف تیرے ہزاروں جلوے
حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

شاہ کوٹ میں شیزان اور اس کی مصنوعات کی بائیکاٹ تحریک

(نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس و مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ کوٹ کا مشترکہ اجلاس دفتر واقع مین بازار شاہ کوٹ زیر صدارت حافظ محمد سعید انور صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ کوٹ منعقد ہوا اجلاس میں قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے اور تحریک کو تیز کرنے پر غور کیا گیا مجلس کی اس تحریک سے متاثر ہو کر شہر کے تمام مکتب فکر حضرات نے شیزان اور اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور گرد و نواح میں یہ تحریک جاری ہے۔

کمالاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی

قیس بن نعمان روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرمؐ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے روانہ ہوئے تو اثنائے سفر میں ایک غلام پر نظر پڑی جو بکریاں چرا رہا تھا۔ اور نبی اکرمؐ اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپؐ نے دودھ طلب کیا۔ غلام نے کہا حضورؐ میری دودھ دینے والی بکریاں تو کوئی نہیں۔ البتہ ایک بکری ایسی ہے جس کا بچہ قبل از وقت گر چکا ہے لیکن دودھ وہ بھی نہیں دیتی، وہ بھی خشک ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ لائی گئی تو آپؐ نے بکری کی ٹانگ دبائی۔ اور اس کے تھنوں پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا، اور دعا فرمائی۔ بس پھر کیا تھا اس بکری کے خشک تھنوں میں دودھ اتر آیا حضرت صدیق اکبرؓ ایک ڈھال لے کر آئے آپؐ نے دودھ نکال کر پہلے حضرت صدیق اکبرؓ کو پلایا اس کے بعد جب دودھ دوہا۔ اور اس چرواہے کو پلایا پھر دودھ دوہا اور خود نوش فرمایا چرواہے نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا بخدا بتایئے کہ آپ کون صاحب ہیں میں نے آپ جیسا صاحب کمال نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو میں تمہیں بتا دیتا ہوں لیکن کسی کو بتانا نہیں چرواہے نے کہا بہت اچھا یہ بات میرے پاس امانت ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں چرواہے نے کہا کہ اچھا وہ صاحب قریشی ہیں جن کو وہ صابی کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ تو یہ کہتے ہیں لیکن میں خدا کا ہی رسول ہوں۔ اس نے کتاب دے کر بھیجا ہے میں ایک خدا کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ چرواہے نے کہا کہ یہ معجزہ بغیر نبی کے ظاہر نہیں ہو سکتا آپؐ نے فرمایا فی الحال تم یہاں ہی رہو، جب میرے ظہور کی خبر ملے تو میرے پاس آ جانا۔

حضرت خباب بن ارت کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں۔ کہ میرے والد خباب ایک غزوہ میں تشریف لے گئے ہماری گھریلو ضروریات کا خیال فرماتے اور خبرگیری کرتے تھے ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جس کا دودھ ایک پیالہ میں نکال کر دیتے تھے لیکن ایک پیالے میں اتنی برکت ہوتی تھی وہ بھر جاتا۔ اور ہمارے لئے کافی ہوتا ہے لیکن جب میرے والد حضرت خباب واپس تشریف لائے۔ اور جب دودھ دوہتے تھے تو اب وہ پیالہ بھی نہ ہوتا بلکہ اس سے بہت کم ہوتا تھا گویا نبی کریمؐ کی برکت تھی۔

حضرت مقدادؓ فرماتے ہیں کہ ہماری بھوک، فاقہ، افلاس سے یہ حالت ہو گئی کہ ہم دو تین آدمی قوت سماعت اور بینائی دونوں سے محروم ہو چکے تھے ہم نے نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کی خدمت میں روداد سنائی لیکن ہماری کفالت کا ذمہ کسی نے نہ اٹھایا بالآخر نبی اکرمؐ ہمیں اپنے ساتھ گھر لائے تو دیکھا کہ وہاں تین بکریاں باندھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہی رہا کرو۔ ان بکریوں کا دودھ دوہ کر آپس میں تقسیم کر لیا کرو۔ ہم ان کا دودھ حاصل کر کے پی لیا کرتے تھے اور نبی کریمؐ کا حصہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ شب کو ذرا دیر سے تشریف لاتے ہم آپ کی آمد سے اکثر پہلے ہی سو جاتے آپ جب تشریف لاتے۔ تو اکثر آہستہ سلام دیتے، ہم میں سے جو شخص بیدار ہوتا، سلام کا جواب دے دیتا۔ اور جو سویا ہوتا وہ بیدار نہ ہوتا آپ اتنے آہستہ سلام فرماتے۔ اس کے بعد مسجد تشریف لے جاتے۔ اور نماز پڑھتے، ایک رات کو آپ تشریف لانے میں آپؐ کے آنے سے قبل شیطان کے بہکانے سے آپؐ کا حصہ دودھ بھی پی چکا تھا میرا خیال تھا کہ آپؐ تو انصار کے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ اور انصار آپ کی خدمت میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہ کچھ پیش کر دیتے ہیں اگر یہ تھوڑا سا دودھ میں نے پی لیا تو کیا فرق پڑتا ہے یہ سوچ کر میں نے یہ قدم اٹھایا۔ جب میں نے یہ قدم اٹھایا جب میں نے پی لیا اب شیطان نے دوسری بات میرے ملا میں ڈالی۔ کہ تو نے کتنی غلط حرکت کی ہے جب آپ تشریف لائیں گے تو اپنا حصہ نہ پائیں گے۔ تو تیرے لئے بد دعا کریں گے تمہاری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی میں ایک چھوٹی چادر اوڑھ کر لیٹا تھا جو مجھے پوری طرح نہ ڈھانپتی تھی۔ میں سو نہ سکا۔ مجھے بھی وساوس تنگ کر رہے تھے۔ کہ اتنے میں تشریف لائے سلام کیا۔ مسجد میں نماز پڑھی اور اصحاب صفہ کے پاس گئے۔ وہ برتن دیکھا، اس میں دودھ نہ تھا۔ آپؐ نے سر مبارک اوپر اٹھایا۔ اور میرے ذہن میں آیا کہ اب آپؐ بد دعا فرمائیں گے۔ مگر آپ نے یہ پیاری سی دعا فرمائی: "اے میرے مولا اور ارض و سما کے مالک" اس کو کھلائیں جو مجھے کھلائے اس کو پلائیں جو مجھے پلائے۔ میں نے جب یہ دعا سنی۔ تو فوراً اٹھا چھری لی۔ اور ان بکریوں میں سے ایک کو جو موٹی تازی تھی ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ جب ان بکریوں کے پاس پہنچا۔ تو دیکھا ان بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے اللہ کا نام لے کر ان کا دودھ دوہا۔ اور ایک بہت بڑا برتن تھا جس میں ہم نے کبھی دودھ نہ ڈالا تھا۔ اور نہ ہی ہمارے خیال و خواب میں تھا۔ کہ اتنا دودھ بھی ہم دوہ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس بڑے برتن سے دودھ کی جھاگ بہنے لگی۔ میں اس کو لے کر آپؐ کے پاس آیا۔ عرض کی۔ کہ دودھ نوش فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم نے پی لیا ہے میں نے عرض کیا آپؐ نوش فرمائیں۔ آپؐ نے وہ دودھ پیا اور مجھے واپس دے دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کی۔ آپؐ اور دودھ نوش فرمائیں۔ آپؐ نے دوبارہ نوش کیا۔ اور خوب شکم سیر ہو کر پیا۔ اور پھر مجھے واپس دیا۔ میں نے اسی اثناء میں

باقی ص ۳۰

مسلمانوں کے حقوق احادیث کی روشنی میں

محمد اسعد فاروقی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کو (بلاوجہ) برا بھلا کہنا بڑا گناہ ہے۔ ان سے جلاد جرلڑنا قریب کفر ہے (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص لوگوں کے عیبوں پر نظر کرے اور عیوب سے بری سمجھ کر بطور شکایت کے یوں کہے کہ لوگ برباد ہو گئے تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے۔ کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتا ہے۔ (مسلم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمانوں میں باہمی ہمدردی اور باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا دیکھو گے۔ جیسے جاندار بدن ہوتا ہے کہ جب اس کے ایک عضو میں تکلیف ہوتی تو تمام بدن بدخوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے (بخاری مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں مگر ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روک دینا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت وہ شخص جنت میں نہ جاوے گا جس کا پڑوسی اس کے خطرات سے مطمئن نہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کامل ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے۔ (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو (مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔ علماء کی قدر نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

حافظ محمد احمد، علی پوری

- مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور اپنی گھر والیوں کے ساتھ جن کا برتاؤ لطف و محبت کا ہو
- کسی یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں مجھ سے اتنا قریب ہوگا جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوں۔
- جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی کی پردہ پوشی فرمائے گا۔
- مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو
- اس شخص میں ایمان نہیں جس میں امانت داری نہیں ہو۔
- جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے تجھے پچھتاوا ہو تو تو مؤمن ہے۔
- ایمان صبر اور فراخ دلی کا نام ہے۔

ہم محمد رسول اللہ کے سپاہی ہیں

جنگ بدر جس بے سروسامانی کی حالت میں لڑی گئی وہ تاریخ عالم کی حیرت انگیز لیکن مسلّم حقیقت ہے، حضورؐ کو جب یقین ہو گیا کہ کفار قریش کا قافلہ تجارت تو بچ کر نکل گیا ہے اور اب مقابلہ ان کے مسلح لشکر سے ہوگا تو آپؐ نے ساتھیوں سے مشورہ کیا۔ مہاجرین نے پرجوش تقریریں کیں، آپ خاموش تھے کیونکہ انصار کی طرف سے ابھی کوئی نہیں بولا تھا، اور آپ انہیں کی رائے لینا چاہتے تھے، اس صورتِ حال کو تاڑ کر انصار کے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ نے اٹھ کر عرض کیا: حضرت آپؐ کا اشارہ غالباً ہماری طرف ہے، سو آپؐ کا دوست ہمارا دوست اور آپؐ کا دشمن ہمارا دشمن ہے۔ آپؐ حکم دے کر دیکھیں ہم ہر قیمت پر اطاعت کریں گے، اگر آپؐ سمندر میں کود جانے کا حکم دیں گے تب بھی اس میں کود جائیں گے ہمارا مال و جان ہر خدمت کے لئے حاضر ہے۔ حضرت مقداد بن اسود نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم موسیٰ کی قوم نہیں جو کہیں گے کہ اے موسیٰ تو اور خدا جا کر لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں، بلکہ ہم محمدؐ رسول اللہ کے سپاہی ہیں، ہم آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں دادِ شجاعت دیں گے اور کسی حال میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ اس تقریر سے حضورؐ کا چہرہ فرطِ مسرت سے اس طرح کھل گیا۔ جیسے گلاب کا پھول۔

بقیہ: رسادگی کا پیکر

کتاب شائع کر دی اور اس میں لکھ دیا کہ پہلے پچاس جلدیں شائع کرنے کا ارادہ تھا لیکن چونکہ پانچ اور پچاس میں ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ سے وہ وعدہ پورا ہو گیا ایسے فریبی کو جو نبوت جیسے پاک منصب پر بٹھاتے ہیں ان کے لئے چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مقام ہے

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا

طالب ہاشمی

حضرت بریرہؓ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی آزاد کردہ کنیز تھیں ان کے شرفِ اسلام اور صحابیت پر سب اہلِ سیر کا اتفاق ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ام المومنینؓ کی خدمت میں آنے سے پہلے وہ جس شخص کی لونڈی تھیں اس سے انہوں نے طے کیا تھا کہ وہ نو (یا پانچ) اوقیہ سونا سالانہ قسطوں میں ادا کرنے کے بعد آزاد ہو جائیں گی لیکن پھر انہیں اتنا طویل عرصہ غلامی میں گزارنا گوارا نہ ہوا۔ ایک دن ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری مدد کیجیے اور اپنی کنیز بنا لیجیے، ام المومنینؓ نے زرِ مکاتبت کی پوری رقم یکمشت دینے کا وعدہ فرما لیا۔ ان کے آقا سے دریافت کیا گیا تو وہ ان کو فروخت کرنے پر تو رضامند ہو گیا لیکن اپنا حقِ وراثت برقرار رکھنے پر مصر ہوا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپؐ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ وراثت کا حق اسی شخص کو پہنچتا ہے جو کسی غلام (یا لونڈی) کو خرید کر آزاد کر دے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر حضورؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور ایک خطبہ دیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ بعض لوگ ایسی شرطیں کرنا چاہتے ہیں، جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ یاد رکھو جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، وہ باطل ہے، اللہ کا فیصلہ نہایت سچا ہے اور اس کی شرط نہایت پختہ ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ [illegible] آزاد کر دیا لیکن انہوں نے ام المومنینؓ کی خدمت میں رہنا پسند کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فیضِ صحبت کے ساتھ وہ فیضانِ نبوی سے بھی خوب بہرہ یاب ہوئیں اور صاحبِ فضل و کمال بن گئیں۔ اربابِ سیر کا بیان ہے کہ تمام مسلمان جن میں اکابر صحابہؓ بھی شامل تھے، حضرت بریرہؓ کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

مسند ابوداؤد میں ہے کہ حضرت بریرہؓ کی شادی حضرت مغیثؓ سے ہوئی تھی جو ایک حبشی غلام تھے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ حضرت بریرہؓ کو کسی وجہ سے ان سے نفرت ہو گئی۔ آزاد ہوئیں تو ان سے قطع تعلق کرنا چاہا حضورؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے ان کو اس سے روکنا چاہا۔ حضرت بریرہؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ یہ آپ کا حکم ہے؟" فرمایا، نہیں میں سفارش کرتا ہوں۔ حضرت بریرہؓ نے مغیثؓ کے ساتھ رہنے سے معذرت کر دی۔ اس پر حضورؐ نے دونوں کی علیحدگی پر صاد کر دیا اور حکم دیا کہ بریرہؓ ایک مطلقہ عورت کی طرح عدت پوری کریں۔ حضرت مغیثؓ کو بریرہؓ سے بہت محبت تھی اس علیحدگی سے وہ اتنے دل گرفتہ ہوئے کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں ان کے پیچھے روتے پھرتے تھے، ایک مرتبہ حضورؐ نے ان کو اس حالت میں دیکھ کر حضرت عباسؓ سے فرمایا، "چچا جان، مغیث کی محبت اور بریرہؓ کی نفرت آپ کو عجیب نہیں معلوم ہوتی؟"

حضرت بریرہؓ اس قدر مفلس تھیں کہ ان پر صدقہ کا مال حلال تھا چنانچہ بعض لوگ ان کو صدقہ بھیجا کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ان کے پاس جو کچھ صدقہ میں آتا تھا وہ ازواجِ مطہرات کو ہدیۃً دے دیا کرتی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ چولھے پر ہانڈی رکھی ہے اور اس میں گوشت پک رہا ہے لیکن کھانے کے وقت آپؐ کے سامنے گوشت کی بجائے کوئی اور چیز رکھی گئی تو آپؐ نے اس کا سبب دریافت فرمایا، ازواجِ مطہرات (یا حضرت عائشہ صدیقہؓ) نے آپ کو بتایا کہ گوشت بریرہؓ کو صدقے میں ملا ہے اور انہوں نے ہمیں ہدیۃً دیا ہے۔ ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ صدقے کا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کریں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ یہ بریرہؓ کے لیے صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

واقعۂ افک (ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت طرازی) کے موقع پر حضرت بریرہؓ نے جن الفاظ میں ام المومنین کی پاک دامنی کی تصدیق کی وہ ان کی کتابِ سیرت کا درخشندہ باب ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پہلے ان سے اس بہتان کے بارے میں کنایۃً پوچھا گیا تو وہ سمجھیں کہ یہ استفسار عام خانہ داری کے سلسلے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے طرزِ عمل کے بارے میں ہے، بولیں، اور تو کوئی برائی نہیں البتہ بچپن ہے سو جاتی ہیں اور بکری آٹا کھا جاتی ہے۔

اس پر صاف لفظوں میں ان سے اس بہتان کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا: "سبحان اللہ خدا کی قسم جس طرح سنار کھرے سونے کو جانتا ہے اسی طرح میں ام المومنین عائشہؓ کو جانتی ہوں وہ بالکل بے عیب ہیں۔"

بعض روایتوں میں ہے کہ اس سلسلے میں ان پر سختی بھی کی گئی لیکن وہ اپنے بیان پر قائم رہیں اور اس سے سرمو انحراف نہ کیا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کی تصدیق کر دی۔

حضرت بریرہؓ کا سالِ وفات کسی سیرت نگار نے نہیں لکھا البتہ مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال (۱۱ھ) کے بعد بہت عرصہ تک زندہ رہیں۔

علامہ سید سلیمان ندوی ؒ نے "سیرۃ عائشہؓ" میں صحیح بخاری کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی تھیں کہ بریرہؓ کے ذریعے سے اسلام کے تین احکام معلوم ہوئے۔

۱۔ لولا و لمن اعتق یعنی ولایت (وراثت) کا حق آزاد کنندہ کو ملے گا۔

۲۔ غلامی کی حالت میں اگر ایک غلام اور ایک لونڈی کا بیاہ ہوا اور بیوی آزاد ہو جائے اور شوہر غلامی کی حالت میں رہے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ اپنے اس سابق شوہر کو شوہری میں قبول کرے یا نہ کرے۔

۳۔ اگر کسی مستحق کو صدقہ کا کوئی مال ملے وہ اپنی طرف سے غیر مستحق کو ہدیۃً پیش کرے تو اس غیر مستحق کو اس کا لینا جائز ہوگا یعنی اس کی حیثیت بدل جائے گی۔

حضرت بریرہؓ سے کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ ان کے تلامذہ اور شاگردوں کا حلقہ بڑا وسیع ہے، ان سے سماع حدیث کرنے والوں میں اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان بھی شامل ہے، کہا جاتا ہے کہ خلیفہ بننے سے پہلے وہ ایک مرتبہ حضرت بریرہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اس سے مخاطب ہو کر بڑے زوردار انداز میں یہ الفاظ کہے۔

"عبدالملک غور سے سنو میں تم میں کچھ ایسے آثار دیکھ رہی ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی دن تمہیں حکومت عطا کرے گا۔ اگر تم حکمران بن گئے تو قتل و غارت اور خونریزی سے ہمیشہ بچنا۔ میں یہ اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی مسلمان کو ناحق قتل کیا ہوگا تو اس کو دھکے دے کر جنت کے دروازے سے پیچھے ہٹا دیا جائے گا۔"

حضرت بریرہؓ گلشن اخلاق میں حبِ رسولؐ، تحمل، بردباری، استغنا، زہد و اتقا، حق گوئی، سلامتی طبع اور مخلوقِ خدا کی خیراندیشی سب سے خوش رنگ پھول تھے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور دوسرے متعلقین کا بے حد احترام کرتی تھیں۔ عبادتِ الٰہی سے بڑا شغف تھا، حضورؐ کی احادیث بیان کرنے لگتیں تو فرطِ عقیدت و احترام سے ان پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھیں نم ہو جاتیں۔

بعض روایات میں حضرت بریرہؓ کے متعدد اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ ان سے ان کی مؤمنانہ بصیرت اور فراست کا ثبوت ملتا ہے۔ ان میں سے چند اقوال یہ ہیں۔

۱۔ کسی کو نیکی کی بات بتانے میں بخل کرنا امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔

۲۔ ہمیشہ رزقِ حلال سے اپنا پیٹ بھرو کہ اس میں بے شمار برکتیں ہیں۔

۳۔ لغو باتیں کرنے والا دروغ گوئی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۴۔ کسی کے ساتھ نیکی کرو تو اس کا بدلہ نہ چاہو۔

۵۔ بہادر وہ ہے جو کمزور اور ناتواں پر وار نہیں کرتا اور نہ کمزور سے انتقام لیتا ہے۔

۶۔ غنی وہ ہے جو حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۷۔ کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے احتراز کرو کہ ایسا کرنا بعض اوقات ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

۸۔ دنیا کے فائدے چند روزہ ہیں ان کے حصول کے لیے زیادہ دوڑ دھوپ نہ کرو۔

۹۔ جھوٹ بولنا بہت بڑا فتنہ ہے ہمیشہ راست بازی سے کام لو۔

۱۰۔ اپنا کام خود کرو اور دوسروں کے محتاج نہ رہو۔

۱۱۔ بات ہمیشہ سیدھی اور صاف کرو اور کسی کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے اپنا مطلب نہ نکالو۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

بقیہ: آداب مسجد

قرآن کریم کرنا جبکہ کوئی نماز پڑھ رہا ہو ناجائز ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ)

دنیا کی تمام جگہوں سے زیادہ پیاری جگہ اللہ رب العزت کے نزدیک مساجد ہیں۔ آج مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ مساجد کا احترام نہیں کرتے خدا کی پناہ شریعت اسلام نماز کی رعایت کے لیے مسجد میں بلند آواز سے تلاوت قرآن پاک اور بلند آواز سے ذکر کو ناجائز قرار دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بازاروں کے شور سے بچو اور ہم مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے دنیا کی باتوں سے مسجد کو بازار کا نمونہ بنائیں۔ ہم تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ مساجد کی عظمت اور ان کے احترام کا خیال رکھیں۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ دنیاوی گفتگو مسجد میں کیا کریں گے۔ ایسے لوگوں کی عبادت قبول نہیں ہوتی ہے۔ اسی پر ہی کسی نے کہا ہے۔

کرے بات دنیا کی مسجد میں جو
عبادت قبول اس کی ہرگز نہ ہو

مسجد کا ادب و احترام اسلامی قدروں کا احترام ہے اگر ہم مسلمان اپنی عبادت گاہ کا احترام نہیں کریں گے تو پھر خدا نہ کرے ایک دن اپنے دین کو بھی کھو بیٹھیں گے۔ اللہ اس وقت سے محفوظ فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اچھے اور پکے مسلمان بن کر رہیں۔ اور قرآن پاک، مساجد، اور شعائر اسلام کی عزت و احترام کریں۔

سادگی کا پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

غلام فرید شاکر
کورکوٹ

ایک روز قبیلہ بنی صعصعہ کے ایک شخص بحیرہ بن فراس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اور آپؐ کے رعب وجلال اور عظمت شان کو دیکھ کر جو کہ آپؐ کے بشرہ مبارک سے عیاں تھا کہنے لگا کہ خدا کی قسم اگر یہ قریش کا جوان میرے بس میں ہوتا اور میرے ساتھ ہوتا، تو اس کے ذریعے سے میں سارے عرب کو قابو میں کر لیتا۔ پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر یہ عرض کی کہ بھلا یہ تو بتایئے۔ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی، اور خداوند تعالیٰ نے آپ کو مخالفوں پر غالب کر دیا، تو کیا آپ کے پیچھے زمام حکومت ہمارے ہاتھ میں ہوگی۔ رحمت کائنات ؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سب امور اللہ پاک کے دست قدرت میں ہیں جہاں مناسب ہوتا ہے عطا فرما دیتا ہے یہاں آنحضرت کی صداقت و دیانت و حقانیت ملاحظہ کر لی جائے کہ اگر آپؐ دنیا دار اور طالب جاہ ہوتے۔ تو فوراً اس کو ساتھ ملا لیتے۔ اور دونوں مل کر سارے عرب کو قابو میں کر لیتے۔ اور تکالیف عظیم کا نشانہ نہ بنتے۔ آپ کے زہد کا یہ حال تھا کہ آپ نے زکوٰۃ و صدقات کا مال اپنی ساری قوم بنی ہاشم پر حرام کر دیا گو کیسے ہی غریب کیوں نہ ہوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہی تھے کہ آپؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی جناب رسالت مآبؐ نے بڑے زور سے منع فرمایا، اور منہ سے کھجور کا دانہ نکلوا دیا۔ مال غنیمت جو بھی آتا، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مہاجرین و انصار میں تقسیم فرما دیتے۔ یا دینی ضروریات میں صرف کرتے اور صاف فرما دیا کہ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں۔ وہ صدقہ ہوتا ہے ہم اس کے وارث نہیں ہیں حالانکہ آپ کی بیٹیاں موجود تھیں، باایں کثرت عیال اور کنبے کے باوجود اس عظیم الشان فتوحات کے بعد بھی سادہ سی کملی اور چٹائی پر بستر ہوتا تھا۔ اور فاقے پر بسر اوقات تھی جو کچھ آتا فوراً خدا کی راہ میں محتاجوں مسکینوں کو بانٹ دیتے تھے حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیارا اور محبوب نہ تھا لیکن اس کے باوجود صحابہؓ کا یہ دستور تھا کہ جب آپ کو دیکھتے تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے تھے۔ کیونکہ اس بات سے خود آنحضورؐ نے منع فرما دیا تھا، اور فرماتے کہ میرے لئے مت کھڑا ہوا کرے جس طرح کہ عجمی لوگوں کا رواج ہے۔ ایک دفعہ آپ بیمار تھے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتے تھے۔ بیٹھ گئے پیچھے نماز کے لئے صحابہ کھڑے تھے۔ انہیں اشارہ فرما دیا، کہ بیٹھ جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بات میری خاص تعظیم خیال کی جاوے۔ باوجودیکہ آپ دین و دنیا کے بادشاہ تھے۔ روپیہ، پیسہ کپڑے کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ اس پر بھی آپ اپنی ضرورت پر خرچ نہ کرتے۔ قومی روپیہ، قومی ضرورت پر خرچ ہوتا۔ آپ کی بیویوں نے جب زیورات کی رغبت کی تو آپ طلاق پر آمادہ ہو گئے۔ اور فرمایا، اگر فقر و فاقہ منظور ہے تو میرے نکاح میں رہو۔ ورنہ طلاق لے لو آپ کی عام گزران نہایت سیدھی سادی اور بے تکلف تھی اکثر اوقات آپ کا کھانا جو کی روٹی ہوا کرتا تھا۔ اور آپ کے اہل خانہ کئی کئی راتیں خالی پیٹ سو جایا کرتے تھے آنحضرت نے کبھی میدہ کی روٹی نہیں کھائی، بلکہ جو کے آٹے کو بھی چھانا نہیں کرتے تھے۔ آپ کا دسترخوان چمڑے کا تھا، جس پر حضورؐ پرنور شافع یوم النشور کھانا رکھ دیا کرتے اور چرپی سے استعمال فرماتے حضرت ابو طلحہؓ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے خاتم الانبیاءؐ سے بھوک کا شکوہ کیا، اور ہمارے پیٹ میں ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا، مقصود کائناتؐ اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے دو پتھر دکھائے۔ بسا اوقات تیل نہ ہونے کی وجہ سے چراغ نہیں جلایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کھجور کی بنی ہوئی کھردری چارپائی پر آرام فرما تھے جس کی وجہ سے آپ کے پہلو مبارک میں نشان پڑ گئے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہؐ دعا فرمایئے کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو اور آپ کی امت کو فراخی نصیب فرمائے۔ دیکھئے فارس، روم کو کیسی فراخی ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ کو پوجتے بھی نہیں ہیں حضور مقدسؐ نے فرمایا۔ کہ کفار تو وہ ہیں جن کو دنیا میں بدلہ دے دیا گیا ہے اے عمرؓ تو اس بات پر راضی نہیں کہ کفار کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو۔

واقعی حقیقت ہے کہ امت کو آپ جیسا غمخوار، اولاد کو ایسا باپ، بیویوں کو ایسا خاوند، صحابہؓ کو ایسا رفیق شاگردوں کو ایسا استاد، مریدوں کو ایسا مرشد، دنیا کو ایسا فاتح، مجرموں کو ایسا نذیر، اہل ایمان کو ایسا بشیر، آج تک نہ ہرگز ملا ہے اور نہ کبھی ہرگز ہرگز ملے گا۔

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضورؐ سرور کائنات کا یہ کردار ان لوگوں کی دل کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جو آپ جیسے پیارے نبیؐ کو چھوڑ کر مرزا قادیانی جیسے چندہ خور کو نبی بنائے بیٹھے ہیں۔ جو کبھی تبلیغ کے نام پر چندہ کرتا ہے کبھی بہشتی مقبرہ کے نام پر لوگوں کی جیبیں صاف کرتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ میں نے ایک کتاب شائع کرنی ہے جس کی پچاس جلدیں ہوں گی اس کے لئے چندہ دو۔ لوگوں نے چندہ دیا لیکن چار جلدیں شائع کر کے چپ سادھ لی جب کئی سال گزر گئے۔ لوگوں نے تقاضا شروع کر دیا کہ یا کتاب دو یا رقم واپس کرو۔ تو تنگ آ کر ایک اور

باقی صفحہ ۹ پر

آداب مسجد

مسجد اشرف بہاولپور

مساجد خدائے کریم کے گھر ہیں ہر مسلمان پر ان کا ادب و احترام واجب ہے سید المرسلین خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ!

"دنیا میں سب سے بہترین جگہ مسجد ہے اور سب سے بدتر جگہ بازار ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کی طرف چلے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔" (جامع ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!

"جس شخص نے مسجد سے ایسی چیز باہر کر دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کرکٹ، کنکر، پتھر، وغیرہ) اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیگا"

(ابن ماجہ، حیواۃ المسلمین)

مسجد میں داخلے کے وقت سُنتِ اعتکاف کی نیت کرلیں یعنی جتنی دیر تک بھی مسجد میں رہیں گے اتنی دیر کے لئے اعتکاف ہے خواہ چند منٹ ہی ہوں۔ جب مسجد میں داخل ہوں تو باہر پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکالیں پھر دایاں پاؤں۔ اور مسجد میں پہلے دایاں قدم رکھیں پھر بایاں قدم اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر نکالیں پھر دایاں قدم۔ مگر جوتا پہننے میں پہلے دایاں پاؤں ڈالیں پھر بایاں پاؤں ڈالیں اور جو مشہور دعائیں ہیں وہ بھی پڑھیں۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ!

"جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے اور وہ اس کے بعد بلا کسی ضرورت کے مسجد سے باہر چلا جائے اور نماز میں شرکت کے لئے واپس مسجد میں آنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔"

(ابن ماجہ)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ!

"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے یا یہ اعلان کر رہا ہے کہ میری فلاں چیز اگر کسی کو ملی ہو تو دیدو۔ تو اس کے جواب میں اس طرح کہو!

"اللہ تیری چیز تجھے واپس نہ کرے کیونکہ مسجد اسلئے نہیں بنائی گئی۔"

(مسلم شریف)

تاجدار ختم نبوت کا فرمان ہے!

"قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی علامت ہے کہ لوگ بڑی بڑی مسجدیں بنائیں گے اور ان کو بڑائی کی وجہ سے خوب سجائیں گے تاکہ لوگ ان کی تعریف کریں کہ فلاں آدمی یا فلاں محلہ والوں نے بڑی شاندار مسجد بنائی۔" (ابوداؤد، نسائی)

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ!

"جو شخص مسجد میں جس نیت سے جاتا ہے وہی اس کو ملتا ہے۔"

یعنی اگر ثواب حاصل کرنے کے لئے تو اس کو ثواب ملے گا اور اگر وہاں دنیاوی غرض سے پہنچا تو گناہ میں گرفتار ہوگا۔ اس لئے گھر ہوتے ہوئے محض آرام کی غرض سے مسجد میں آنا وہاں آکر اپنی دنیاوی پنچایت لگانا جائز نہیں۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا!

"جس شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھو تو تم اس طرح کہو!

"لَا یَنْفَعِ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ"

یعنی نہ نفع دے اللہ تیری تجارت میں۔

(ترمذی شریف)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد میں گندے اور جھوٹے اشعار پڑھنے سے اور خرید و فروخت سے۔" (ترمذی)

البتہ اللہ اور رسول کی تعریف کے شعر پڑھے تو باعثِ ثواب ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا!

"اپنی مسجدوں کی حفاظت کرو اپنے بچوں سے، پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، جھگڑوں سے شور و غل سے، (ابن ماجہ)

سائب ابن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ!

"میں مسجد نبوی میں سو رہا تھا میرے کسی نے کنکر مارا میں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا! جاؤ ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ میں ان دونوں کو آپؓ پاس لے آیا تب مرادِ رسول ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا!

"تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

ان دونوں آدمیوں نے جواب دیا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔

آپؓ نے فرمایا! اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں زور سے بولتے ہو، یعنی مسجد میں بلند آواز سے بولنے کو منع فرمایا۔" (بخاری شریف)

اس لئے مسجد میں نہایت ادب کے ساتھ بہت ہلکی آواز سے بولنا چاہیئے۔ مسجد میں چوپال نہیں۔ اس مسئلے میں بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو دیندار سمجھتے ہیں وہ بھی احتیاط نہیں کرتے پھر جاہلوں کا کیا کہنا۔ ویسے بلند آواز میں بات کرنا شرفاء کے شایانِ شان نہیں۔

مسجد میں کچی پیاز، لہسن، مولی وغیرہ لانا یا ان کو کھا کر منہ صاف کئے بغیر فوراً مسجد میں آنا ناجائز ہے۔ آپؐ نے فرمایا!

"جو شخص بدبودار چیز (پیاز، مولی وغیرہ) کھالے اور منہ صاف نہ کرے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اسلئے فرشتوں کو بھی ان تمام چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے۔ جن سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

بدبودار اشیاء خواہ وہ کسی نوعیت کی ہوں مسجد میں لانا حرام ہے مسافر اور معتکف کے علاوہ مسجد کے اندر کھانا، پینا اور سونا، لیٹنا منع ہے، سوال کرنا، سوالی کو کچھ دینا منع ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ!

"لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ وہ لوگ اپنی دنیاوی باتیں مسجد میں کریں گے پس نہ بیٹھنا تم ان کے ساتھ، کیونکہ ایسے لوگوں سے اللہ بے زار ہے۔ (بیہقی)

مسجد میں دنیا کی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھا لیتی ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے، مسجد میں جو شخص دنیا کی باتیں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن کے نیک عمل برباد کر دیتا ہے۔ مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرنا اور بلند آواز سے تلاوت

باقی ص۱۱ پر

سیدنا حضرت عمرؓ کا یہودیوں سے مناظرہ

از قاضی محمد اسرائیل گڑنگی ـــ مانسہرہ

حضرت عمرؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں اور رسولِ خدا کے خسر ہیں اور حضرت علیؓ کے داماد ہیں، آج دنیا کا کوئی ایسا خطہ نہیں ہے جس میں حضرت عمرؓ کے نام سے لوگ واقف نہ ہوں، آپ کے بارے میں مفسرین حضرات نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے ساتھ یہودیوں کا ایک بہت بڑا مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کو حضرت علامہ ابن عبدالبر اندلسی (المتوفی ۴۶۳ھ) نے اپنی عظیم کتاب جامع بیان العلم و فضلہ میں بھی نقل کیا ہے۔ ہم علامہ ابن عبدالبرؒ کی کتاب سے اس مناظرہ کو اردو میں نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ اطرافِ مدینہ میں حضرت عمرؓ کی ایک زمین تھی جہاں اکثر تشریف لے جاتے تھے (زمین کی دیکھ بھال کے لئے) راستے میں یہودیوں کی ایک بیٹھک ملتی تھی حضرت عمرؓ ادھر سے گذرتے تو ان کے یہاں بھی چلے جاتے تھے۔

ایک دن یہودیوں نے کہا: اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے ہم سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ ان کا ادھر سے گذر ہوتا ہے تو ہمیں تکلیف پہنچاتے ہیں مگر آپ نے کبھی نہیں ستایا اور ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے گروہ میں آجائیں گے حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہارے نزدیک سب سے بڑی قسم کون ہے؟ کہنے لگے۔ رحمٰن کی قسم۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو میں تمہیں اسی رحمٰن کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے طورِ سینا میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اتاری۔ سچ سچ بتاؤ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا تمہارے یہاں کچھ پتہ ہے؟ وہ سب چپ ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بولو۔ جواب دو، چپ کیوں ہو؟ بخدا میں نے یہ سوال اس لئے نہیں کیا کہ اپنے دین میں شک رکھتا ہوں۔ اس پر وہ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ آخر ایک شخص نے اٹھ کر کہا: بتانا ہے تو بتاؤ۔ ورنہ میں بولتا ہوں۔ مجبور ہو کر کہنے لگے۔ ہاں بے شک ہم محمدؐ کو اپنے یہاں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس جو فرشتہ آتا ہے، وہ جبرئیل ہے۔ اور جبرئیل ہمارا پرانا دشمن ہے۔ یہی فرشتہ ہر قسم کا عذاب، خونریزی اور بربادی ہم پہ لاتا رہا ہے۔ اگر محمدؐ کا فرشتہ میکائیل ہوتا تو ہم ضرور ایمان لاتے۔ کیونکہ میکائیل رحمت اور خیر و برکت کا فرشتہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہیں اسی رحمٰن کی قسم جس نے طورِ سینا میں توراۃ موسیٰ علیہ السلام پر اتاری، سچ سچ بتاؤ میکائیل کی جگہ خدا کے کس طرف ہے اور جبرئیل کی کس طرف۔ کہنے لگے جبرئیل خدا کے دائیں طرف اور میکائیل بائیں طرف رہتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا سن لو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کوئی خدا کے داہنے طرف والے کا دشمن ہے، وہ بائیں طرف والے کا بھی دشمن ہے اور جو بائیں طرف والے کا دشمن ہے وہ دائیں طرف والے کا بھی دشمن ہے اور جو کوئی ان فرشتوں کا دشمن ہے وہ خود خدا کا بھی دشمن ہے۔

پھر حضرت عمرؓ واپس ہوئے کہ رسولِ خدا کو اس واقعہ کی اطلاع دیں۔ مگر جب پہنچے تو خود رسولِ خدا نے یہ آیت جو فوراً نازل ہوئی تھی سنائی:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ سورہ بقرہ آیہ ۹۸

اس آیت میں خداوند کریم نے حضرت عمرؓ کے قول و بحث کی تصدیق کی ہے، تقریباً بائیس مقامات ایسے ہیں جن میں خداوند

باقی ص۳۰ پر

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

سوالات

انگن فاروقی ـــــــ اٹک

س:۔ شادی بیاہ میں نوٹوں کے ہار پہننے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

ج:۔ کوئی حرج نہیں۔

س:۔ سورج نکلنے سے کتنی دیر پہلے اور کتنی دیر بعد نماز نہیں ہوتی یعنی فجر کی نماز سورج نکلنے سے کتنی دیر پہلے آدمی ادا کرسکتا ہے اور پھر سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد ادا/قضا کرسکتا ہے۔ ایک عالم صاحب سے میں نے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ سورج نکلنے سے ۵ منٹ پہلے اور ۵ منٹ بعد کوئی نماز نہیں ہوتی۔

ج:۔ سورج نکلنے سے پہلے تک نماز جائز ہے۔ بس نماز کے دوران سورج نہ نکلے۔ اور نکلنے کے دس منٹ بعد نماز جائز ہے۔

خطبہ اور نماز

س:۔ ایک امام مسجد نے جمعہ کا خطبہ خود پڑھا ہے اُس سے ایک بڑے عالم صاحب خطبہ کے دوران وضو کر رہے ہیں جونہی وہ خطبہ پڑھ کر منبر سے نیچے اُترے تو وہ عالم صاحب وضو کرکے مسجد کے اندر داخل ہوگئے۔ اب امام صاحب نے اُن کو نماز جمعہ پڑھانے کی درخواست کی اور انہوں نے پڑھا دیا بعد میں کچھ آدمی اعتراض کر رہے تھے کہ اس طرح نماز نہیں ہوتی۔ آیا اس طرح ان عالم صاحب کا پڑھانا جائز تھا نیز نماز جمعہ میں کوئی فرق تو نہیں آیا۔

ج:۔ خطبہ ایک شخص پڑھے اور نماز دوسرا پڑھائے یہ جائز ہے۔

س:۔ آپکے پچھلے خط میں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے عطیات کے لئے ایک لٹریچر ملا تھا۔ میں ہر ممکن عطیات کے لئے خود بھی مدد کرتا رہوں گا۔ اٹک شہر میں کوئی اگر آپ کا نمائندہ ہے تو اس کا ایڈریس لکھ دیں میں انشاء اللہ یہاں دوستوں سے بھی پیسے اکٹھے کرکے "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی خدمت کرتا رہوں گا یا پھر میں عید پر انشاء اللہ گجرات گھر جاؤں گا تو آپ کے نمائندہ سے مل کر کاپی حاصل کرکے پیسے اکٹھے کرکے ہر مہینے جتنے ہو سکے اُسے پہنچاتا رہوں گا۔ کیونکہ تقریباً میں خود بھی تاریخ کے بعد ایک دفعہ گھر کا چکر لگاتا ہوں اب آپ جیسے حکم فرمائیں میں خدمت کے لئے تیار ہوں۔

ج:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے عطیات ملتان بھی بھیج دیئے جائیں۔ پتہ یہ ہے:

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تغلق روڈ۔ ملتان

زکوٰۃ کا مسئلہ

س:۔ ہم چھ بھائی بہن ہیں تین چھوٹے بھائی نابالغ ہیں والد صاحب کا تین سال قبل انتقال ہوگیا تھا ایک مکان ہے اور کچھ پیسے ہیں جو کمپنی میں فکس کروا دیئے ہیں ان ہی پیسوں سے تعلیم اور دوسرے اخراجات پورے ہو رہے ہیں کیا ہم پر زکوٰۃ واجب ہے؟

ج:۔ اگر شرعی حصوں پر اس رقم کو تقسیم کر دیا جائے اور ہر ایک کے حصہ میں نصاب ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت اس کے برابر رقم آئے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ ورنہ نہیں

فلمی گانے کی طرز پر نعت

س:۔ آج کل فلمی گانوں کی طرز پر نعت پڑھی جاتی ہے کیا یہ درست ہے؟ عورتوں کا میلاد پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

ج:۔ جس نعت کے مضامین صحیح نہ ہوں اس کا پڑھنا جائز نہیں۔ عورتوں کی آواز اگر غیر مرد سنتے ہوں تو یہ بھی جائز نہیں۔

عورتوں کا قبرستان جانا

س:۔ عورتوں کے لئے قبر پر جانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں عورتوں کا جانا ٹھیک نہیں ہے جبکہ مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے اور وہاں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

ج:۔ عورتوں کو قبرستان میں نہیں جانا چاہیے۔ روضہ مبارک کی بات دوسری ہے۔

کیا روحیں زمین پر آتی ہیں

س:۔ کیا روحیں زمین پر آتی ہیں؟ اور اپنے رشتہ داروں کو پہچانتی ہیں؟

ج:۔ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث منقول نہیں۔

باقی ص ۳۰

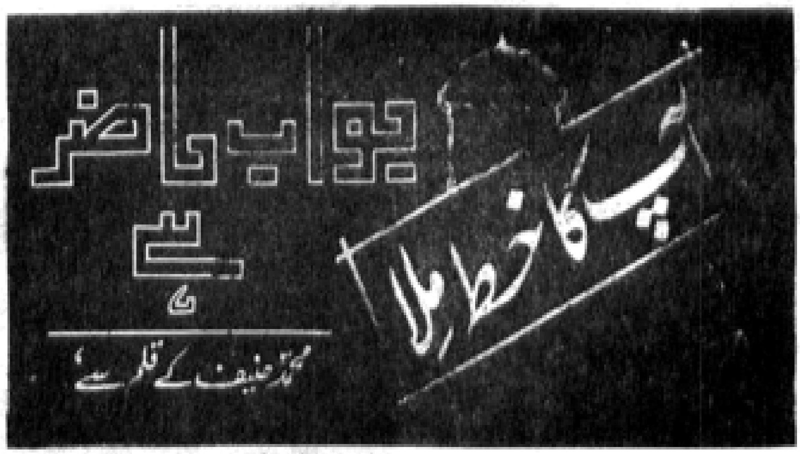

کلورکوٹ ضلع بھکر سے خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں، یہ بہت اچھا ہوتا ہے آپ رسالے میں بہت سی اچھی باتیں لکھتے ہیں دہاں دو باتوں کا اضافہ کرلیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔

(۱) یوں تو ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ سے محبت ہے لیکن حضرت عمرؓ کا دور ایک سنہری دور ہے جس میں بہت سی فتوحات ہوئیں، اس لئے آپ ہر رسالہ میں یا کم از کم ایک ماہ میں حضرت عمرؓ کے دور میں ہونے والی کسی ایک جنگ کا حال ضرور لکھیں تاکہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو۔

۲۔ نماز کے فرائض واجبات وغیرہ ضرور لکھا کریں ہمارے بعض نوجوانوں کو ان کا علم نہیں اور وہ شرم کے مارے کسی سے پوچھتے بھی نہیں۔

عزیزم خالد صاحب! آپ کی دونوں تجویزیں بہت عمدہ ہیں۔ ہم اپنے لکھنے والے قارئین سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ ہمیں جب بھی ایسے مضامین ملنا شروع ہوجائیں گے، یہ سلسلہ شروع کردیا جائے گا ——— ہم اپنے اکابر کی کتابوں سے بھی یہ چیزیں شامل کرسکتے ہیں لیکن ہمارا مقصد نوجوان لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا بھی ہے اس لئے انہیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے ———

خوشاب شہر سے جناب محمد عیسیٰ بھگل صاحب تحریر فرماتے ہیں:

آج ہفت روزہ ختم نبوت" جلد ۶ شمارہ ۱۲ میرے ہاتھ لگا۔ یقین کیجیے پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ یقیناً یہ نئی نسل کے طالب علموں کے لئے ایک عمدہ رسالہ ہے، کیونکہ آج کی نسل کو اس قسم کے دلفریب رسالے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے مذہب پر بھونکنے والے ناپاک کتوں اور مرزائیوں کی تخریبی کارروائیوں سے ہوشیار اور باخبر رہیں اور ان کی تخریبی کارروائیوں کو کچل دیں، اس کے علاوہ بعض رسالوں کی کچھ جگہوں پر آیات کریمہ پر زیر زبر نہیں ہیں جس سے پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ مہربانی فرماکر آیات کریمہ پر زیر زبر ڈالنے کا اہتمام کریں۔

جناب عیسیٰ صاحب! آپ نے رسالہ کے بارے میں جن زریں خیالات کا اظہار فرمایا اس پر آپ کا شکریہ ——— قرآنی آیات پر زیر زبر اس لئے نہیں لگائی جاتی کہ بعض مرتبہ کتابت میں زیر زبر غلط ہوجاتے ہیں۔ ہر کاتب قرآن پاک کا حافظ نہیں ہوتا ——— اس لئے اعراب غلط لگ جاتے ہیں۔ بہرحال آئندہ ہم کوشش کریں گے کہ آیات پر کریمہ پر صحیح طور پر اعراب لگ جائیں۔

کوپن ہیگن ڈنمارک سے ایک قادیانی منیرالدین احمد جو وہاں کا مربی ہے نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ:

۱ ——— آپ لوگ بہت سی کانفرنس کرتے ہیں نتیجہ کیا نکلتا ہے؟

۱ ——— احمدیت (قادیانی فتنہ) کی تاریخ میں ناکامی نہیں ہے۔

۲ ——— اس سے ٹکر لینے والے کرائے کے ٹٹو خود نیست و نابود ہوجائیں گے؟

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ (ہر بیماری کی دواء ہے) کے مطابق اس قادیانی لیڈر کو وہاں بیٹھے بیٹھے خارش ہوئی ہے تو اس کا علاج کرنا ضروری ہوگیا۔ قادیانی مذکور نے پوچھا ہے کہ ختم نبوت کانفرنسوں کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اس کا اصل جواب تو یہ ہے کہ ؎

دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

ڈنمارک ایک عیسائی حکومت ہے جہاں سے قادیانی مذکور نے یہ خط لکھا ہے اور ڈنمارک کے متعلق ہفت روزہ ختم نبوت" کے شمارہ ۱۲ کے ٹائیٹل پر "المسلمون" کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوچکی ہے کہ وہاں کی عیسائی حکومت نے قادیانیوں کی سرگرمیاں روک دی ہیں۔ بتائیے یہ کانفرنسوں کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ شاید مرزا قادیانی کی کورچشمی اب ہر قادیانی کو لگ چکی ہے ورنہ تو وہ ایسی بات نہ لکھتا۔ پھر برطانیہ میں مرزا طاہر فرار ہوکر گیا اور نیا مرکز قائم کیا۔ وہاں کے مسلمان اتنے بیدار ہوچکے ہیں کہ قادیانی اسلام کے نام پر جلسے نہیں کرسکتے۔ کئی جگہ منہ کی کھانا پڑی۔ ایک برطانیہ پر کیا موقوف، جہاں جہاں "ختم نبوت" کے پروانے قدم رکھتے ہیں عوام میں بیداری کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ یہ دیکھئے مرزا طاہر نے ۱۳ اگست ۱۹۸۶ء کو مسلمانوں کی بیداری کا یوں اعتراف کیا ہے:۔

"چند روز پہلے ہالینڈ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس کے نتیجہ میں ہالینڈ کے بعض احمدیوں نے مجھے خطوط لکھے کہ ان کے دلوں پر اس بات کا بہت اثر ہوا ہے، وہ واقعہ یہ ہے کہ ہالینڈ کے اکثر احمدی (قادیانی) جلسہ پر لندن گئے ہوئے تھے، اس لئے موقع پاکر بعض شریروں نے بیت الذکر کو نقصان پہنچایا جس کے نتیجے میں قیمتی کاغذات، دستاویزات اور قیمتی اشیاء ضائع ہوگئیں، ظاہری نقصان کو دیکھا جائے تو یہ کافی نقصان ہے"

(تحریک جدید اکتوبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۲)

بتائیے! کانفرنسیں نتیجہ خیز ہیں یا بے نتیجہ؟

۲۔ جہاں تک ناکامی اور ٹکر لینے والوں کے

نیست و نابود ہونے کا تعلق ہے تو اگر وہ اسی مسئلے پر ضد اور تعصب کو بالائے طاق رکھ کر غور کرے تو مسئلہ بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ ان کا "امام" "خلیفہ" "مامور من اللہ" رات کی تاریکی میں پاکستان سے لندن بھاگ کر گیا ـــ کیوں جی! جس کو تمام قادیانی دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں اور اس لئے لکھتے ہیں کہ ان کے عقیدے کے مطابق وہ خدا کا "پسندیدہ ہے" تو اسے بھاگنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ سوچئے یہ ناکامی بلکہ ذلت و رسوائی نہیں تو اور کیا ہے یہ تو مرزا طاہر کی بات تھی، اس کے دادا مرزا غلام افرنگ قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح ہوں اور میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑوں" اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

"مزید کہا:

اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہیئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"

(اخبار بدر)

یہ بیان ۱۹۰۶ء کا ہے اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں واصل جہنم ہوا۔ بتائیے! عیسائیت کا ستون ٹوٹا یا اسے ترقی ہوئی ہے۔ آج امریکہ، برطانیہ، فرانس تین سپر طاقتیں عیسائی ہیں۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں بالکل جھوٹا تھا، اگر سچا ہوتا تو اس کے دور میں ہی اسلام کو غلبہ کامل حاصل ہوتا ــ بتائیے یہ ناکامی نہیں تو اور کیا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ قادیانیوں سے جو ٹکرلے گا وہ نیست و نابود ہو جائے گا ــ تو ہمیں واقعات یہ بتاتے ہیں کہ مولانا ثناء اللہ مرحوم اور مرزا قادیانی مذموم کی زبردست ٹکر تھی، مرزا قادیانی کی شامت آئی وہ یہ لکھ بیٹھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کسی شاعر نے خوب کہا ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر ـ کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا

ایک اور پنجابی شاعر نے بڑا دلچسپ شعر کہا ہے

مرض ہیضہ میں ہو لاچار
مرزا مویا منگل وار

اگر اپنے مسیحا کی سچائی بلکہ پارسائی کا پردہ فاش ہی کرانا چاہتے ہو تو اور سنیئے!

مرزا قادیانی کو ایک روگ لگ گیا تھا اور وہ روگ تھا محمدی بیگم کا عشق۔ اس نے پیشن گوئیاں گھڑیں، الہام پہ الہام داغے کہ میرا محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح ہو چکا ہے وہ میری بیوی ہے۔ جو بھی اس رستے میں رکاوٹ بنے گا ذلیل ہوگا اور مارا جائے گا۔ مرزا جی شاعر تو تھے ہی اس کے غم میں غزلیں بھی کہیں، مرزا جی کا یہ شعر تو خاصا مشہور ہے

کسی صورت سے وہ صورت دکھادے
بہت رویا ہوں اب مجھ کو ہنسادے

لیکن مرزا جی روتے روتے جہنم میں پڑ گئے۔ اس سے بڑی ناکامی بھی کوئی ہو سکتی ہے؟

مرزا قادیانی کی ناکامیوں کی داستان بڑی طویل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس جواب سے تسلی ہو جائے گی۔ اگر مزید خارش اٹھے تو لکھیئے۔ نسخہ تبدیل کر دیا جائے گا۔

خان عبدالغفار خان اور قادیانیت

مشہور سرخپوش رہنما خان عبدالغفار خان نے اپنی خود نوشت سوانح حیات میں قادیانیت کے بارے میں اپنا ایک خواب تحریر کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"کیمبل پور میں حصول تعلیم میں دلچسپی پیدا نہ ہوئی... تو کسی نے قادیان کی بہت تعریف کی تو ہم نے قادیان جانے کا ارادہ کیا اور روانہ ہو گئے اس وقت قادیان میں حکیم نورالدینؒ خلیفہ تھے، ہم اس سے ملنے گئے اس کی سادہ زندگی اور پیار و محبت کی باتوں نے ہم پر بہت اثر کیا۔ وہ بہت اہل علم اور سادہ آدمی تھا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ مرزا غلام احمد کا لڑکا جو اب ان کی جماعت کا امیر ہے۔ آیا تو ہم نے رخصت لی اور سکول کے بورڈنگ میں آگئے۔ یہاں جتنے لڑکے تھے۔ ان میں سے اکثر کے منہ پر یہ بات تھی۔

ع ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یعنی ابن مریم (عیسیٰ ؑ) کا ذکر نہ ہو، اس سے غلام احمد اچھا ہے۔ یہ بات ہمارے لئے بالکل نئی تھی پھر ہمیں وہ لڑکے جنتی مقبرے کی طرف لے گئے، جیسے جیسے حالات کا پتہ چلتا جاتا تھا، اسی طرح ہمارا تعجب زیادہ ہوتا جاتا تھا، اور یہ فکر دامن گیر ہوتی کہ رہ جائیں یا واپس چلے جائیں، دوسری رات خواب دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کنواں ہے، میں اس میں گر رہا ہوں کہ ایک سفید ریش شخص نے ہاتھ سے پکڑ کر کنوئیں میں گرنے سے بچا دیا، اور مجھے کہا خیال کرو، جب صبح ہوئی میں اور عبدالحلیم (خان عبدالغفار کے ساتھ جانے والا دوسرا ساتھی) نماز کے لئے بیدار ہوئے تو میں نے اپنا خواب اسے سنایا، اس نے بھی کوئی خواب دیکھا تھا، ہم نے نماز پڑھی اور واپس اپنے گاؤں آگئے،

میری زندگی اور جدوجہد (پشتو) ص ۵۹

المرسل:- سراج نعمانی نوشہرہ

تاریخ سے مذاق نہ کیجئے!

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

معروف روزنامہ جنگ لاہور مجریہ ۱۳ اگست ۸۷ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کونسلر مرید حسین شاہ جو ۱۹۳۷ء سے قیام پاکستان تک سیالکوٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری، رئیس، پریذیڈنٹ اور پریذیڈنٹ جیسے اعلیٰ عہدوں پر متمکن رہے ہیں کا ایک طویل انٹرویو جسے ماہنامہ آتش فشاں لاہور کے ایڈیٹر منیر احمد منیر نے آتش فشاں پبلیکیشنز کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتاب "سیاسی اتار چڑھاؤ" میں شائع کیا ہے۔ کہ ممدوح کے یہ فرمودات روزنامہ جنگ لاہور کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں کہ قادیانیوں نے تقسیم ملک سے قبل انتخابات میں مسلم لیگ کے مقابل احرار امیدواروں کی حمایت کی تھی۔

چنانچہ مرید حسین شاہ نے اپنی اس فرضی کہانی کو نام نہاد حقیقت تسلیم کرانے کے لئے کئی چور دروازے تلاش کرکے تاریخ کی کرتظری اپنی مقصد برآری کے لئے غلط بیانیوں اور جھوٹ و افتراء کا پلندہ پیش کیا ہے کہ

۱۔ احرار اور مرزائی باہم مخالف ہونے کے باوجود پاکستان دشمنی میں متحد تھے۔

۲۔ قادیانیوں نے مسلم لیگ کے بالمقابل احرار کو ووٹ دیئے تھے۔

۳۔ اور یہ کہ احرار انٹی مرزائی موومنٹ شروع کرکے نمایاں ہوئے تھے۔ (سبحان اللہ)

کہتے ہیں کہ جھوٹ کو بھی اسی طرح ترتیب دینا چاہئے کہ سننے والا کم از کم اپنے ذہن میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ ہو سکتا ہے کہ شاید اسی طرح ہو!

مگر جناب مرید حسین شاہ صاحب کی اس ارشاد کو میرے خیال میں کم از کم مسلم لیگ بھی ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوگی۔ جس نے بھی ممدوح کا یہ انوکھا فرمان پڑھا یا سنا اس نے لاحول ولاقوۃ کا رٹ لگا کر اس نظریہ کو یوں ٹھکراتے ہوئے کہا کہ احرار مرزائی اتحاد اس طرح ناممکن ہے جیسے سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا داخل ہو جانا محال ہے۔

موصوف کا یہ متعصبانہ انٹرویو جو کذب و افتراء کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہ خود موصوف کے اپنے الفاظ سے نمایاں ہو رہا ہے۔ کہ ممدوح احرار دشمنی اور مرزائیت نوازی میں کتنی دور کی کوڑی لائے ہیں کہ آج تک احرار کے کسی بدترین دشمن نے بھی احرار پر یہ جھوٹا الزام ہرگز نہیں لگایا تھا کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی نام نہاد تحقیقات کرنے والے مسٹر جسٹس منیر جو احرار دشمنی میں شاید اس میر حسین صاحب سے بھی کئی منزل آگے تھے۔ مگر آج بھی جسٹس صاحب کی یہ رپورٹ ملاحظہ فرما لیجئے کہ الزام احرار پر وہ بھی عائد نہیں کر سکے۔ راقم عفا اللہ عنہ نے جس اہل علم سے بھی یہ تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے اس صدی کا اسے ایک بڑا لطیفہ یا ایک بہت بڑا جھوٹ قرار دیا ہے۔ موصوف کی معلومات میں اضافہ کے لئے گزارش ہے کہ اب وہ زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ جب مسلم لیگ کے کھوٹے سکے جس طرح چاہتے تھے۔ احرار بیچاری کو بدنام کرنے کے لئے ان کی طرف جھوٹے واقعات منسوب کرکے اس کی خوب تشہیر کرتے تھے مگر جناب عالی! دنیا اب بہت آگے جا چکی ہے جھوٹ اور سچ میں تمیز کے لئے کمپیوٹر کام کر رہے ہیں۔ آج تاریخ کو مسخ کرنا اور تاریخ سے مذاق اڑانا اتنا آسان نہیں رہا جتنا آج سے چالیس سال قبل مسجد گنج شہید جیسے مصنوعی اور جھوٹے واقعات کو کھیل تماشہ بنا کر عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے احرار کو بدنام کیا جاتا تھا جناب عالی! نظام مملکت کی صلاحیتوں سے محروم ہونے کے باعث آپ لوگوں نے آدھے سے زیادہ ملک ضائع کردیا ہے۔ باقی بھی جس حال میں ہے۔ اس سے آپ بھی بے خبر نہیں ہوں گے۔

کاش! اور صد آہ کہ اب بھی آپ لوگوں کو ہوش آجاتا کہ ملک کو آتش فشاں بنانے کی بجائے اس ملک پر رحم و کرم کیا جاتا۔

مگر سوائے افسوس کے اب تک بھی احرار دشمنی آپ کے ذہنوں پر سوار ہے حالانکہ احرار نے جو کچھ کہا تھا آج دوست دشمن اس کا مشاہدہ کرکے اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

آپ اگر تجاہل عارفانہ سے کام نہیں لے رہے۔ تو براہ کرم گوالمنڈی ہال مسلم لیگ ہاؤس لاہور والے احرار مسلم لیگ انتخابی اتحاد کے بارے میں بھی کچھ ارشاد فرمائیں کہ اس اتحاد کو کس نے اسپلائیٹ کیا بقول قائداعظم قصوروار کون تھا؟ احرار یا مسلم لیگ کے کھوٹے سکے؟ آپ لوگ اپنی خفت مٹانے کے لئے بہتر ہے کہ کوئی اور تدبیر یں سوچیں۔ اور اپنے انٹرویو وغیرہ میں کوئی اور جدت پیدا کریں۔ احرار پر الزام تراشی ویسے بھی اب ایک پرانا کھیل ہو چکا ہے۔ جو اب اس عوام کے لئے کسی نئی دلچسپی کا موجب نہیں بن سکتا۔ اور ہاں اس عمر میں اپنی عاقبت کا بھی ضرور فکر کیجئے کہ

باقی ص ۳۰

ختم نبوت انٹرنیشنل کے متعلق شکایات

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے بارے میں بعض احباب نے آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) کے موقع پر شکایات کی ہیں، کہ ہمارے آرڈروں کی تعمیل نہیں ہوتی یا پرچہ نہیں ملتا اور اگر ملتا ہے تو کم ملتا ہے نیز جماعتی خبریں یا مضامین جو بھیجے جاتے ہیں وہ شائع نہیں ہوتے۔ الغرض رسالہ کے متعلق جس قسم کی بھی شکایات ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں تاکہ شکایات کا ازالہ کرایا جاسکے:

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

قراردادیں اور مطالبات

(۱) یہ عظیم الشان اجتماع ملک بھر میں ہونے والی تخریب کاری اور دہشت گردی کی پرزور مذمت کرتا ہے مختلف شہروں میں بموں کے دھماکوں میں شہید ہونے والے افراد کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور ان کے پسماندگان لواحقین اور متاثرین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے نیز یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شہریوں کے جان و مال اور ان کے تحفظ کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

(۲) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے۔ ایک حالیہ سرکاری رپورٹ کے مطابق پاک فوج میں ۴۰۴ قادیانی افسران کلیدی عہدوں پر قابض ہیں۔ حالانکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد حرام ہے، علاوہ ازیں پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور کسی بھی نظریاتی مملکت کی کلیدی آسامیاں اس کے نظریہ کے مخالفین کے لئے ممنوع ہوتی ہیں۔ لہٰذا سول، پاک فوج اور بالخصوص ایٹمی ٹیکنالوجی جیسے حساس اداروں میں کلیدی عہدوں پر قابض قادیانی افسران کو نکالا جائے۔

(۳) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے "صدیق آباد" رکھنے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔

(۴) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کو حل کیا جائے۔ نیز یہ اجتماع اسلم قریشی کیس میں حکومت کی سرد مہری، تساہل پسندی اور لاپرواہی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ محمد خاں جونیجو وزیر اعظم پاکستان نے ۱۶ فروری ۸۶ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی مذاکراتی ٹیم سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا کیا جائے۔

(۵) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صدارتی آرڈیننس مجریہ ۸۴ء پر عملدرآمد کرایا جائے۔ قادیانی ملک بھر میں بالخصوص ربوہ میں اپنی عبادت گاہوں، رہائشی و دیگر عمارتوں پر کلمہ طیبہ و قرآنی آیات لکھ کر آرڈیننس کی صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ محمد خاں جونیجو وزیر اعظم پاکستان نے ۱۶ فروری ۸۶ء کو مجلس عمل کے راہنماؤں سے آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکومت کی پراسرار خاموشی افسوسناک امر ہے۔ یہ اجلاس وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے وعدے کا ایفا کرتے ہوئے آرڈیننس پر عملدرآمد کے احکامات جاری کریں۔

(۶) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے، اس کے بنیادی نظریہ سے انحراف کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

(۷) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ساہیوال، سکھر میں قادیانی جارحیت کا شکار ہونے والے شہدائے ختم نبوت کے قادیانی قاتلوں کو فی الفور کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ قادیانی قاتلوں کی رحم کی اپیلیں مسترد کرنے میں جان بوجھ کر تاخیری حربے استعمال کئے جا رہے ہیں تاکہ انہیں سول عدالتوں میں جانے کا موقع فراہم کیا جائے۔

(۸) یہ عظیم اجتماع دو برادر اسلامی ممالک ایران و عراق جنگ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ہر دو ملکوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلامی اخوت اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے فی الفور جنگ بند کر دیں۔

(۹) یہ عظیم الشان اجتماع اہل حدیث مکتب فکر کے ممتاز راہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی اور ان کے دیگر رفقاء کی المناک موت پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مدعیان کی نشان دہی کے مطابق ملزمان کو شامل تفتیش کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز یہ اجتماع مولانا احسان اللہ فاروقی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور اصل ملزمان کو گرفتار نہ کرنے پر حکومت اور انتظامیہ کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔

(۱۰) یہ اجتماع قومی اسمبلی کے اس فیصلے کی تحسین کرتا ہے کہ کوئی غیر مسلم یا قادیانی قرآن مجید کی تفسیر شائع نہیں کر سکتا۔ یہ اجتماع اراکین اسمبلی کو ان کے جذبہ ایمانی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۱۱) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی کو رہا کیا جائے، کیونکہ مولانا کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پنجاب حکومت نے نشانۂ انتقام بنایا ہوا ہے۔ یہ اجتماع ان کی غیر قانونی گرفتاری اور ان پر کئے گئے تشدد کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

(۱۲) ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ

نوّے سالہ لیز پر حاصل کی تھی، اور بعد میں جعل سازی کے ذریعے مالکانہ حقوق حاصل کر لئے۔ انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(۱۳) قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے بیرون ملک مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اس لئے حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کا اضافہ خوش آئند بات ہے۔ مگر اس دھوکہ دہی کو مکمل طور پر روکنے کے لئے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد، فارم ہائے داخلہ اور راشن کارڈ میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے۔

(۱۴) قادیانیوں نے مردم شماری اور ووٹروں کے اندراج میں خود کو غیر مسلم کے طور پر نہ لکھوانے اور اسمبلیوں میں اپنے لئے مخصوص نشستوں کو قبول نہ کرنے کو پالیسی بنا لیا ہے جو آئین سے سراسر انحراف اور بغاوت ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم ووٹروں کے خانے میں اندراج اور مخصوص نشستیں قبول کرنے کا قانوناً پابند بنایا جائے۔ ورنہ قادیانی جماعت کے خلاف آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلا کر اسے خلاف قانون قرار دیا جائے۔

(۱۵) مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ اور اسلام کا مخصوص شعائر ہے۔ کسی غیر مسلم کو مسجد کا نام ہیئت بطور عبادت گاہ استعمال کرنے کا حق نہیں ہے، اس لئے جو مساجد مسلمانوں نے تعمیر کی تھیں اور کسی طریقے سے قادیانیوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں اور قادیانی تعمیر کردہ عبادت گاہوں کی ہیئت قانوناً مسجد سے مختلف مقرر کی جائے۔

(۱۶) حکومت پاکستان نے مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف دو الگ محکمے قائم کر کے دونوں قسم کی وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہوا ہے۔ لیکن قادیانی اوقاف آزاد ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلم اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے۔

(۱۷) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان کے علاقے تربت میں ذکری فتنے کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔ ذکری فتنے کی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں جس سے مسلمانوں میں شدید اشتعال پھیلنے کا اندیشہ ہے، لہٰذا اس فتنے کی روک تھام کیلئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

(۱۸) یہ عظیم اجتماع مولانا عبدالشکور دین پوری، سائیں محمد حیات، علامہ احسان الٰہی ظہیر، حبیب الرحمٰن یزدانی، مولانا احسان اللہ فاروقی، مولانا عبدالعزیز فیصل آباد، مولانا عبدالخالق چیچہ وطنی، مولانا عطاء اللہ حنیف کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں ان کی مغفرت و درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہے۔

ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

- دو روزہ ختم نبوت کا آغاز علماء پنجاب و مشائخ سندھ کی مشترکہ دعا سے ہوا۔ دعا کا ایمان پرور منظر دیدنی تھا۔
- افتتاحی اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ نے جماعتی دستور اور پالیسی پر بھرپور خطاب فرمایا۔
- کانفرنس میں پاکستان کی متعدد دینی و سیاسی جماعتوں کے کارکنوں نے شرکت کی اور جلوس نکالے۔
- شبان ختم نبوت سرگودھا کے رضا کار مخصوص یونیفارم میں منظم طور پر پریڈ کرتے ہوئے جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔
- اپنی نوعیت کے اعتبار سے مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے جیالوں کا مظاہرہ اوّل رہا۔ انہوں نے مرزائیوں کے خلاف بھرپور مظاہرہ کر کے خوب داد پائی۔ انہوں نے مرزا غلام قادیانی کا ایک قد آور پتلا اٹھا رکھا تھا اس کے گلے میں جوتوں کا ہار تھا۔ مرزا کے ایک کندھے پر لکھا تھا کہ "مرزا پر" مرزا کے ماتھے پر لکھا تھا "لعنت" بائیں کندھے پر رقم تھا "بے شمار" (یعنی مرزا پر لعنت بے شمار) نیچے لکھا تھا

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

پھر لکھا تھا، جو مرزا قادیانی کو انسان ثابت کر دے اُسے ایک لاکھ نقد انعام۔

- ایک موقع پر انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے پنڈال سے اپنا مخصوص نعرہ لگایا تو مولانا اللہ وسایا فوراً سٹیج پر آئے اور ان کو سمجھاتے ہوئے کہا اے میرے غیور بہادر نوجوانو! ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ مولانا حق نواز کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہیں ہم ان کے لیے ایک قرارداد بھی پاس کرائیں گے۔ اس لیے آپ اس سٹیج اور ہماری صد سالہ تاریخی روایات کا احترام کریں تو اس پر کارکن خاموش ہو گئے۔
- مولانا اللہ وسایا نے بتایا کہ اس وقت قادیانیوں پر قریباً بیس ہزار مقدمات عائد ہیں۔ انہوں نے ایک مرزائی کے قاتل کو بھی سٹیج پر پیش کیا۔
- مرزا طاہر کا ڈرائیور جو اسے ملک سے فرار ہوتے وقت کار پر ملتان تک چھوڑ کر آیا تھا۔ الحمدللہ اب مسلمان ہو چکا ہے۔ اور پنڈال میں موجود تھا۔ اس کا نام محمد اختر حسین رانا ہے۔
- مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ مرزا قادیانی نے ۵۰ کتابیں لکھیں اور کہا کہ ۵ اور ۵۰ میں نقطے کا ہی تو فرق ہے۔ اسی طرح ربوہ میں "جنگ" لاہور کے نمائندے اکبر فانی نے کانفرنس کے شرکاء کی تعداد ۳۰ ہزار کی بجائے ۳ ہزار ریکارڈ کرائی اور مرزا کی سنت پر اثر کیا۔ انہوں نے حاضرین کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کیا حاضرین کی تعداد ۳ ہزار ہے؟
- جمعہ کا خطبہ سیرت النبیؐ کے موضوع پر مولانا

باقی صفحہ ۳۰ پر

کانفرنس پر ایک طائرانہ نظر

- سرگودھا روڈ پر ایک آرائشی دروازہ بنایا گیا۔ جس پر شرکائے ختم نبوت کانفرنس کو۔ اہلاً و سہلاً مرحبا رقم تھا۔
- جامع مسجد ختم نبوت کے گیٹ سے ریلوے پھاٹک تک سڑک کے دونوں طرف رنگ برنگے پرچم لہرا رہے تھے۔ جن پر لکھا تھا۔ فرما گئے یہ ہادی۔ لا نبی بعدی
- حفاظتی انتظامات کے تحت مین گیٹ کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ ۲۵-۲۶ گز تک کوئی سٹال وغیرہ نہ تھا۔ ضلعی انتظامیہ پولیس افسران گاہے بگاہے خود نگرانی کے لیے آتے رہے۔ پولیس کی بھاری جمعیت موجود تھی جو کہ مختلف مقامات پر متعین ہو کر اپنے فرائض سرانجام دے رہی تھی۔
- ایمبولینس کے علاوہ ایک اطلاع کے مطابق بم ڈسپوزل سکواڈ بھی ڈیوٹی پر موجود تھا۔
- جامع مسجد کے دائیں طرف کھیل کے میدان میں ملک بھر سے آئے ہوئے وفود کیلئے علیحدہ علیحدہ کیمپ نصب
- صفائی اور چھڑکاؤ کا انتظام خوب تھا مسجد کی پچھلی طرف پولیس کا کیمپ تھا۔
- جامع مسجد کے اندر صدر گیٹ کے ساتھ فری میڈیکل کیمپ تھا جو کہ شب و روز شرکاء کانفرنس کی فری خدمت کر رہا تھا۔
- سٹیج پر مکمل کنٹرول شبان ختم نبوت سرگودھا کے رضاکاروں کا تھا جو کہ سرخ ٹوپی پہنے ہوئے تھے رضاکار کے انچارج مولانا محمد اکرم طوفانی اور جلال الدین افغانی تھے۔

باقی ص۳۰ پر

قافلۂ آزادی کا حدی خواں

سائیں محمد حیات پسروری رحمۃ اللہ علیہ

حافظ گلزار احمد آزاد — گوجرانوالہ

ضلع سیالکوٹ احرار کا گڑھ اور مرکز کہلاتا رہا ہے۔

سیالکوٹ کی تحصیل پسرور میں پنجابی کے قادر الکلام شاعر بابائے پنجابی، مجلس احرار اسلام کے مجاہد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفیق، جلسوں کی جان، تحریک ختم نبوت کی پرجوش آواز، آزادی کا متوالا، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا حدی خواں سائیں محمد حیات پسروری زندگی بخشنے بخشتے خود زندگی ہار بیٹھے اور طویل علالت کے بعد اپنے رب کے پاس جا پہنچے انہیں پسرور میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری مولانا رشید احمد پسروری نے پڑھائی ان کی وفات پر قومی اخبارات نے جس بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل صد افسوس اور تنگ نظری کا مظہر ہے قومی شخصیات کا انتقال ناقابل تلافی نقصان ہے اس لیئے اخبارات کو اپنی روش پر نظرثانی کرتے ہوئے قوم کو اس نقصان سے آگاہ کرنا چاہیئے۔

سائیں محمد حیات پسروری نے حیات ثانی کا آغاز ۱۹۱۲ء کو دارو باجوہ تحصیل پسرور میں میاں محمد جیون کے گھر پیدائش سے کیا۔ لیکن ابتدائی عمر میں ہی شفقت پدری سے محروم ہو کر سنت نبوی کو اپنایا اور یتیمی کے آلام و مصائب اور کیفیات کا سامنا کیا۔ انہیں تعلیم کو خیرباد کہنا پڑا۔ اور درزی بن کر اپنا اور قوم کا تن ڈھانپنے کا مستقل کام کرنا پڑا۔

انہیں ابتداء سے ہی شعری ذوق ودیعت ہوا تھا اس لیئے وہ بچپن میں ہی شعر و شاعری کی طرف راغب ہوئے۔ اور انہوں نے پنجابی کے برصغیر کے نامور استاد شاعر" استاد امن " کو اپنا استاد بنا کر باقاعدہ اصلاح لی اور ادبی حلقوں میں اپنا تعارف پیدا کیا۔

انھوں نے اپنی تمام عمر جہد مسلسل کو مدنظر رکھا۔ تحریک آزادی ہو یا تحریک کشمیر، تحریک خلافت ہو یا تحریک ترک موالات، تحریک ختم نبوت ہو یا تحریک نفاذ شریعت، وہ ہمیشہ سرگرم عمل رہے اور انہوں نے اپنی آواز سے لوگوں کو بیدار کرکے ہر تحریک میں جان ڈالنے کا قومی فریضہ ادا کیا۔

سائیں حیات پسروری نے اپنے فن کو قوم کی امانت جانا اور اسے دال روٹی کے لیے سرکاری حکام کے قصیدے لکھ کر ناپاک کرنے کی بجائے ہمیشہ اس کی عفت و عصمت کو مدنظر رکھا۔

انہوں نے خود کو مجلس احرار اسلام سے منسلک کرکے ہمیشہ غریب اور پسماندہ طبقہ کی آزادی و خود مختاری اور دین اسلام کی سربلندی کو مدنظر رکھا اور ہمیشہ اس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرم کردار ادا کیا۔

جب تحریک کشمیر شروع ہوئی تو ان کا اضطراب اور جنون شوق قابل دید تھا وہ آل انڈیا کانگریس سے بھی منسلک رہے اور تقسیم سے قبل سیالکوٹ کے نائب صدر رہے۔

۱۹۶۹ء کے بلدیاتی انتخابات میں وہ بلدیہ پسرور کے بلامقابلہ کونسلر بھی رہے۔ مگر علالت کے باعث ۱۹۸۳ء کے انتخابات میں عوامی اصرار کے باوجود معذرت کر گئے۔

انھوں نے فاضل پنجابی کا امتحان امتیاز پاس کرنے کے بعد گیانی کا کورس بھی کیا۔ اور اس وقت دنیا بھر میں گیانی ذیل سنگھ صدر بھارت کے بعد وہ دوسرے

گیانی تھے۔

سائیں حیات پسروری مرحوم نے اپنی تصنیفات کے ذریعے پنجابی ادب کو بہت مالامال کیا۔ ان میں "سچیاں سوچاں" "اکھریاں گلاں" "ہسدے اتھرو" "بھرے دُکھ" اور "نوری کرناں" "بھڑکدے شعلے" کے علاوہ "شجرہ" کے عنوان سے قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے لیکر مولانا مفتی بشیر احمد پسروریؒ تک کے علمائے حق کے قافلے کے ہر اہم فرد کا مجاہدانہ تذکرہ موجود ہے۔ انھوں نے ۱۹۵۳ء کے مجاہدین کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے "روشن ستارے" کے عنوان سے بھی منظوم کتاب ترتیب دی ہے۔

انھوں نے ان مجاہدوں کو قوم کے سامنے روشنی کے مینار کی حیثیت سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان سیاہ بختوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جنھوں نے انگریز کی خود کاشتہ جعلی نبوت کو تسلیم کیا اور قادیان کے دجال کو اپنا امام بنا کر اپنی عاقبت خراب کی ان کا محاسبہ "مذہب دا ڈاکو" اور "نبوت دا ڈاکو" کے عنوان سے دو منظوم کتابوں میں کیا گیا ہے انھوں نے مسلم کا مقدس اور قابلِ صد ستائش نام استعمال کر کے قادیانیوں کا تحفظ کرنیوالے الدین دشمن اور غدار عناصر کا مسلسل نظم "وطن دشمن" کے عنوان کے تحت پوسٹ مارٹم کیا تمام تنگ نظری اور تعصب کے باوجود سب طبقات سائیں محمد حیات پسروریؒ کو پنجابی کا استاد اور قادر الکلام شاعر تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

سائیں محمد حیات پسروریؒ کا ایک شعر ہے۔

سنیارکر دا دکھیاتے لکھدا
واہ پیاں سوداتے راہ پیاں گھڑا

سائیں محمد حیات پسروریؒ بدیہہ گو اور بہت حاضر دماغ تھے۔ انھوں نے ۱۹۸۱ء ربیع الاول میں ریڈیو پاکستان کے نعتیہ مشاعرہ میں صدارت فرمائی اس موقع پر تمام نامی گرامی شعراء اور نعت گو افراد نے ہدیہ نعت بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہوئے خود کو

باقی ص ۲۹ پر

بزمِ ختمِ نبوت

ختم نبوت بہت اچھا لگا

چوہدری محمد انور گجر انچارج نیو خان کمپنی کروڑ

ہفت روزہ ختم نبوت میں نے پڑھا اور مجھے بہت اچھا لگا میں دعا گو ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت شائع کرنے والوں کو مزید ہمت دے اور ختم نبوت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آپ صدیقی سنت ادا کر رہے ہیں

خالد محمود عباسی ..... مری

آپ کا رسالہ ہفت روزہ انٹرنیشنل بہت پسند آیا۔ آپ صدیقی سنت پوری کر رہے ہیں اللہ آپ کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔

اب پتہ چلا کہ قادیانیت ایک فتنہ ہے

میاں غلام یٰسین لیوایہ جھکر

ختم نبوت کا رسالہ پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ ہمیں اب پتہ چلا کہ قادیانیت ملک میں ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ جو ملک میں غنڈہ گردی کر رہا ہے انشاء اللہ اگر آپ اسی طرح جہاد کرتے رہیں گے، وہ دن دور نہیں جو ایک دن یہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

ہر ہفتے شدت سے انتظار کرتا ہوں!

محمد اشتیاق خان حشر خیری سے جیکب لائن

میں عرصہ تین ماہ سے مسلسل ختم نبوت پڑھ رہا ہوں یہ ہم سب مسلم قوم کا عظیم الشان رسالہ ہے اور ہر مسلمان کو اسے پڑھنا چاہیئے اسے پڑھ کر ایمان پختہ ہوتا ہے میں ہر ہفتہ شدت سے اس کا انتظار کرتا ہوں۔

مجھے بہت پسند ہے

نوید شاہ کوہاٹ

مجھے ختم نبوت بہت پسند ہے اور خاص طور پر بچوں کا صفحہ، مجھے ناولوں اور دوسری کہانیوں سے اتنی دلچسپی نہیں جتنی کہ مجھے ختم نبوت سے ہے میری گزارش ہے کہ آپ اس میں لطیفے شائع نہ کیا کریں کیونکہ نبیوں اور صحابہ کرام کی باتوں کے ساتھ یہ باتیں مثلاً لطیفے اچھے نہیں لگتے۔

کراچی کے اہم پوسٹوں پر موجود دو قادیانی افسروں کی نشاندہی!

اللہ دتہ چاچڑ رحیم یار خان:

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مرزا خلیل احمد بیگ ڈائریکٹر سیلز مونا لیزا ہوزری فیکٹری ایریا کورنگی کراچی قادیانی ہے اور وہ دھڑا دھڑ اپنے قادیانیوں کو اس فیکٹری میں بھرتی کر رہا ہے مسلمانوں کو اس فیکٹری کی قادیانیت پروری کا بھی سوچنا چاہیئے اسی طرح ناصر احمد حیدری سینئر کلرک واٹس ایکسپورٹ کارپوریشن آف پاکستان زمیں گودام لانڈھی نمبر ۵ کراچی بھی قادیانی ہے اس کی سرگرمیوں پر بھی حکومت اور عوام کو نظر رکھنی چاہیئے۔ اللہ رب العزت آپ کے پرچہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔

قادیانیت کی بھیانک تاریخ

آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود کی الہامی شادی پر تاریخی شعری تبصرہ

ابن فیض کراچی

غالباً ۱۹۴۴ء کی بات ہے کہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک سرکردہ مرزائی کی دو بیٹیوں کی بیک وقت شادی کے سلسلے موسیو مرزا بشیر الدین محمود آنجہانی ڈسکہ آئے اور قادیانی جماعت کے سربراہ ہونے کے ناطے رسم معاہدہ شادی بھی انہوں نے ادا کرنا تھی اس رسم سے قبل لڑکیوں کے قادیانی والد نے سلام تعظیم پیش کرنے کے لئے دونوں لڑکیوں کو مرزا کے سامنے پیش کیا قبولیت سلام کے دوران مرزا کی نگاہ غلط انداز نے ایک لڑکی امۃ الحفیظ کو پسند کرلیا۔ اگلے روز شادی ہونے والی تھی۔ مگر ایک خود ساختہ "الہام" کے ذریعہ شادی کو اگلے روز پر ملتوی کروا دیا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا نے اپنے عقل سے عاری مریدوں کو کہا کہ "اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ امۃ الحفیظ کا نکاح اس خاکسار (بشیر الدین محمود) کے ساتھ کردیا جائے۔ اور اس کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوگا وہ بڑے مرتبہ پر فائز ہوگا۔ مرزا کے اس حکم پر قادیانی عقل کے اندھوں نے ہاں کردی اور اس طرح "امۃ الحفیظ" کی شادی مرزا سے کردی گئی۔!

اس زمانے میں لاہور سے دوسرے اخبارات کے علاوہ ایک اخبار "ویر بھارت" نکلا کرتا تھا، اس کے ایڈیٹر رنبیر پنجابی اور پنڈت میلا رام وفا تھے۔ حضرت رئیس امروہوی کی طرح "ویر بھارت" میں پنڈت میلا رام وفا جو ایک نغز گو اردو شاعر تھے، روزانہ کے اہم واقعات پر دو شعروں میں شعری تبصرہ کیا کرتے تھے۔ مرزا کی شادی پر پنڈت میلا رام وفا نے جو تبصرہ کیا وہ اب تک میرے حافظ میں محفوظ ہے۔ اور قارئین ختم نبوت کی دلچسپی کے لئے میں اسے ہدیہ قارئین کر رہا ہوں پنڈت جی نے لکھا۔

ع خدا نے دیا حکم بندے نے مانا
بڑھاپے میں سولہ (۱۶) برس کی بیاہی
یہی تو خدائی ہے اے "نیک بندے"
نہ منزل رہے گی نہ رہبر نہ راہی

(پنڈت میلا رام وفا مدیر ویر بھارت، لاہور ۵-۴۴-۱۹ء)

قادیانی سربراہوں کی تحریک جنس لذتوں سے بھری پڑی ہے اور خطیب پاکستان حضرۃ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ان کی زندگیوں اور تصنیفوں کو "لوک شاستر" سے تعبیر کیا کرتے تھے، اور یہ بھی حقیقت کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے فرزندان روسیاہ، شباب و شراب کے رسیا رہے ہیں خود مرزا غلام احمد جو مرکی وہسکی کا اعتراف کرتا ہے اور طاقت کی دوائیوں کے کثرت استعمال کی جگہ جگہ بات کرتا ہے۔ مندرجہ بالا شادی ہو تو گئی … مگر مرزا بشیر الدین محمود کو اس مظلوم عورت کے بطن سے اولادِ نرینہ نصیب نہ ہوسکی اس سب کے باوصف عقل و خرد سے بے بہرہ لوگ قادیانی ارتداد کا شکار ہیں، اس واقعہ کو جلسوں میں بیان کرکے قاضی جیؒ اکثر بابا فریدؒ کا یہ قول بیان کرتے تھے؛

رب رُستے تے مت کھسے

(جب اللہ ناراض ہوجاتا ہے تو عقل چھن جاتی ہے۔)

(غالباً مرزا کی بیاہی دلہن کا نام امۃ الحفیظ تھا اگر اس میں غلطی ہو تو ممکن ہے مگر واقعہ کی حقیقت اپنی جگہ قائم ہے۔)

اس نے ایمان کو جلا بخشی

محمد یوسف سیالکوٹ

رسالہ تحفظ ختم نبوت جب سے منظر عام پر آیا ہے۔ تمام مسلمانوں کے ایمان کو جلا بخشی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف نبی ماننا کافی نہیں۔ بلکہ خاتم النبیین ماننا ضروری ہے اللہ پاک اس رسالے کے اجراء کرنے والے حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

حبیب اللہ عابد سرڈھیری چارسدہ سے

آج میں بہت افسوس کے ساتھ لکھنے پر مجبور ہوں کہ قادیانی ہمارے اور ہمارے دین کے ساتھ کیا کر رہے ہیں لیکن ہم قادیانیوں کے ساتھ محبت کے ساتھ اور فخر کے ساتھ لین دین اور تعلقات رکھتے ہیں خدانخواستہ اگر قیامت کے دن خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کہیں کہ دنیا میں میرے ناموس پہ حملے ہو رہے تھے مگر تم نے حملوں کے مقابلے کی بجائے اتنا بھی نہ کیا کہ ان کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کئے، تو ہم کیا جواب دیں گے؟

صوفہ سیٹ • کار • موٹر سائیکل • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر، محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب اسمٰعیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

ماں کا احترام

محمد نذیر منڈیکے، گوڑایہ سیال کوٹ

حضرت شرف الدینؒ ایک بزرگ گزرے ہیں اللہ آپ پر رحمت کرے وہ والدین کا بہت احترام کرتے تھے ان کی خدمت کے لیئے ہر وقت تیار رہتے تھے ایک دن کی بات ہے کہ آپ ابھی بہت چھوٹے تھے والدہ چارپائی پر لیٹی تھی۔ آپ سے بولیں ذرا ایک کٹورا پانی پلا دو۔ آپ کٹورا لے کر دوڑتے ہوئے پانی لینے گئے۔ گھڑے سے پانی انڈیل کر لوٹے تو دیکھا ماں کی آنکھ لگ گئی ہے اب کیا کریں۔ اگر جگاتے ہیں تو والدہ کو تکلیف ہوگی۔ اس لیئے انھوں نے جگانا مناسب نہ سمجھا پانی کا کٹورا ہاتھ میں لیئے سرہانے کھڑے رہے کہ جانے کب ماں کی آنکھ کھل جائے۔ اور وہ پانی مانگ لیں۔ رات کا بڑا حصہ گزر گیا آپؒ اسی طرح پانی کا کٹورا ہاتھ میں تھامے کھڑے رہے آخر والدہ کی آنکھ کھل گئی کیا دیکھتی ہیں کہ آپ پانی کا کٹورا لیئے کھڑے ہیں۔

"بیٹا کیا تم اس وقت سے اب تک کھڑے ہو؟" ماں نے پوچھا۔

"ہاں، ماں! میں اسی وقت سے کھڑا ہوں۔ تاکہ جب آپ کی آنکھ کھلے تو پانی پیش کروں۔۔" آپؒ نے نہایت ادب سے کہا۔

یہ جواب سن کر آپؒ کی والدہ بہت خوش ہوئیں، اپنے بیٹے کو دعا دی۔ چنانچہ بڑے ہوکر آپؒ بہت بڑے ولی اللہ ہوئے۔

بسم اللہ کی برکات

محمد فیاض عباسی، پنڈی دلولہ

جس کے نامہ اعمال میں لکھا ہوگا کہ اس نے آٹھ سو مرتبہ بسم اللہ پڑھی تو وہ مومن اور اللہ کی واحدیت کا قائل سمجھا جائے گا۔

بسم اللہ پڑھنے والا منکر نکیر کے خوف سے ... رہے گا قبر کی تنگی سے بچ جائے گا۔ اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی۔ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا جو بسم اللہ پڑھتا ہے جنت میں اس کے جواب میں "لبیک" پکاری جاتی ہے۔

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ!

جس دعا کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جائے وہ رد نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کا فرماتا ہیں۔ جو شخص ہر کام سے قبل بسم اللہ پڑھے گا اس کے کام میں برکت کر دوں گا

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نصیحتیں

مرسلہ محمد نعیم عرف محمد ... سے بہاؤالدین

سفر دو قسم کا ہے دنیا و آخرت دونوں کے واسطے زاد راہ درکار ہے دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیئے اور سفر آخرت میں زاد راہ پہلے سے بھیج دینا چاہیئے۔

دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں حسن دل پذیر اور دل ... حسن پذیر

دل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جائے خزانے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔

دنیا کے مال و اسباب پر مغرور مت ہو کیا خبر کہ اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کرلی جائے۔

جو شخص اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غریب ہے اور ایک بے سروسامان مفلس جو دوسروں کا خیال رکھتا ہے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ دولت مند ہے۔

اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کروگے تو خداوند کریم بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

اپنے دشمنوں سے محبت رکھو، اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا، اور راست باز اور بدکار دونوں پر مینہ برساتا ہے۔

آیئے ایک لطیفہ پڑھیے!

حافظ ثناء اللہ ساجد نجیبی عبادی

جیل کی زندگی میں لطیفوں کی کمی نہ تھی۔ ایک دن شاہ جی نے جیل میں ایک لطیفہ سنایا کہ پٹنہ میں ایک مولوی صاحب خطاب فرما رہے تھے جس میں "لاتنابزوا بالالقاب" کی تفسیر کے سلسلے میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ کسی کی چڑ مقرر نہ کرنی چاہیئے جس سے دوسرا شخص چڑ جائے۔

مجلس وعظ میں ایک مقامی تحصیلدار صاحب بیٹھے تھے، انہوں نے پاس بیٹھے ہوئے کوئی صاحب سے کہا کہ "لوگ یونہی چڑ جاتے تھے اگر کسی شخص کسی کو چڑانے کی کوشش کرے اور وہ نہ چڑے، تو کوئی بات نہیں"، اس آدمی نے جواب دیا کہ نہیں حضرت چڑ کی بات سے آدمی چڑ ہی جاتا ہے لیکن تحصیلدار صاحب قائل نہ ہوئے، تو دوسرے شخص نے خاموشی اختیار کرلی ابھی تین چار منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اس شخص نے کہا "تحصیلدار صاحب آپ کے ہاں شلجم کا اچار ہے؟" جواب ملا نہیں صاحب! کوئی دو منٹ کے بعد اس نے پھر سوال کیا! کیوں صاحب! آپ کے ہاں شلجم کا اچار ہے تحصیلدار نے جواب دیا کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ نہیں ہے۔ اس نے کہا بہت

خوب، لیکن ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے ہوں گے، کہ اس نے پھر کہا، تحصیلدار صاحب آپ کے ہاں شلجم کا اچار تو ہوگا؟ تحصیلدار صاحب برہم ہو گئے۔ اور کہا "کیا آپ نے مجھے مسخرا سمجھ رکھا ہے تین بار کہہ چکا ہوں لیکن آپ پھر وہی سوال دہرائے جا رہے ہیں اس شخص نے معافی مانگی۔ اور خاموش ہو گیا لیکن ابھی دو ہی منٹ ہوئے تھے۔ کہ اس نے پھر وہی سوال دہرایا، کیوں صاحب آپ کے ہاں شلجم کا اچار ہے۔ اب تو تحصیلدار کے ضبط کا پیمانہ ٹوٹ پڑا کہنے لگے عجیب ۔ تمیز ہے کیا بکواس ہے ساری مجلس وعظ ان کی طرف متوجہ ۔ ۔ مولوی صاحب نے وعظ روک دیا۔ اور اس شخص نے کہا کہ بیچ تو صرف اتنا ہی پوچھا تھا کہ شلجم کا اچار ہے۔ اب تحصیلدار صاحب نے جوتا اٹھا لیا اب آگے آگے وہ شخص اور پیچھے پیچھے تحصیلدار صاحب مجلس وعظ سے بازار میں پہنچ گئے۔ وہ شخص بار بار پیچھے مڑ کر کہتا شلجم کا اچار ہے اور تحصیلدار صاحب اس کو صلواتیں سناتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے یہاں تک کہ شلجم کا اچار شہر بھر میں مشہور ہو گیا۔ تحصیلدار صاحب جہاں سے گزرتے لوگ بہانے بہانے شلجم کے اچار کا ذکر چھیڑ کر ان کو چڑاتے۔ اور وہ چڑ کر گالیاں بکتے۔ لطیفہ نہایت دلکش تھا۔ مدت بھر یا ہمدوں میں اس کا چرچا رہا۔ کچھ دنوں کے بعد دوستوں نے سازش کی کہ کسی طرح شاہ جی کو چڑایا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے صوفی اقبال احمد شاہ جی کی کوٹھڑی کے سامنے گئے۔ اور انگشت شہادت کا اشارہ کرکے پوچھا۔ شاہ جی آپ کے پاس پن ہوگی شاہ جی نے فرمایا نہیں بھائی۔ ایک دو منٹ کے بعد اختر علو خان پہنچے اور

اسی طرح انگشت شہادت کے پوروے سے اشارہ کرکے پوچھا کیوں شاہ جی آپ کے پاس پن ہوگی۔ شاہ جی نے ان کو بھی وہی جواب دیا۔ دو منٹ کے بعد ایک اور صاحب پہنچے اور کہا شاہ جی پن ہے۔ شاہ جی کے مزاج کا پارہ چڑھنے لگا باہر نکل آئے۔ اور کہنے لگے کیا تم سب کے ٹانکے ادھڑ گئے ہیں کہ بار بار مجھ سے پن مانگتے ہو۔ اتنے میں ایک اور دوست پہنچ گئے اور نہایت متانت سے فرمایا۔ شاہ جی آپ کے پاس پن تو ہوگی۔ شاہ جی نے ان کو بری طرح ڈانٹا۔ اس کے بعد جو ہر طرف سے شاہ جی پن ہے کے سوالات شروع ہو گئے۔ تو شاہ جی اتنے غصہ میں آئے کہ بہت کچھ سنا ڈالا خیر بڑی منت سماجت سے دوستوں نے ان کے غصہ کو ٹھنڈا کیا۔ اور کہا کہ شاہ جی ہم تو شلجم کے اچار والے چٹکلے کو دہرا رہے تھے

بوجھو تو جانیں

غلام فرید شاکر کلور کوٹ

(۱) سنو لوگو کس کا وطن قادیان تھا
کذاب تھا دجال تھا شیطان تھا

(۲) مجموعہ امراض تھا یک چشم وہ غدار تھا
اس کو موذی مرض تھے مفرا تھا یرقان تھا

(۳) انگریز کا خود کاشتہ انگریز کا جیٹھا بی
لعنت کا تھا مستحق باتوں میں بے ایمان تھا

(۴) زندیق کا کیا نام تھا مرتد تھا دھوکے باز تھا
بتاؤ جن تھا انسان تھا یا کوئی حیوان تھا۔

(نہ جن، نہ انسان، نہ حیوان ۔ ۔ ۔ بلکہ "کالانعام بل ہم اضل" کا مصداق تھا۔ ندیم)

تکبر سے بچیے

مرسلہ: اورنگ زیب وسن پورہ لاہور

حضورؐ نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے روز اسے روند کر دوزخ میں ڈال دے گا۔

تکبر یعنی اپنے آپ کو بڑا جاننا یا اپنی کسی خوبی پر اپنی ہی بڑائی ظاہر کرنا تکبر کہلاتا ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے تکبر کرنے کی اس دنیا میں بھی اور اس دنیا کے بعد یعنی آخرت میں بھی اس کی سزا

ہے جیسا کہ تکبر علم کو کہا جاتا ہے اور کھا یعنی اگر جس چیز پر بھی تکبر کیا جاتا ہے اس کے بدلے میں وہی چیز چھین لی جاتی ہے اور آخرت میں اس سے بڑی کیا سزا ہوگی کہ تکبر کرنے والے کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تکبر تو انسان کے بنتے ہی نہیں۔ تکبر تو اس پر کیا جاتا ہے جو چیز انسان کی اپنی ملکیت میں ہو اب انسان بتائے کہ اس کی ملکیت میں کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ سب سے بڑی چیز انسان کی اپنی زندگی اس کے اختیار میں نہیں ہے انسان مال و دولت، علم یا خوب صورتی پر تکبر کرتا ہے یہ تمام چیزیں اسے اللہ نے دی ہیں اور اللہ تعالیٰ جب چاہے یہ تمام چیزیں چھین لے اس کا تکبر خاک میں ملا سکتا ہے جب انسان اس بات پر قادر ہی نہیں کہ وہ کسی چیز کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکے۔ تو پھر تکبر کس چیز کا تکبر تو اس چیز پر ہوتا ہے جب چیز کو ہمیشہ رہنا ہو۔ تو ہمیشہ تو صرف اللہ رہے گا۔ اس لئے تکبر صرف اللہ ہی کو زیب دیتا ہے۔ جو چیز خدا کے لئے ہوتی ہے یعنی جو صفت اللہ کی ہوتی ہے۔ وہ مخلوق کی نہیں ہو سکتی

تکبر اللہ کے لئے اس لئے جچتا ہے کہ وہ اپنی صفات میں یکتا ہے۔ اس جیسا اور کوئی نہیں۔ مخلوق میں تو ایسے کئی شخص ہوں گے جن کے پاس علم بھی ہوگا کئی لوگ ہوں گے جن کے پاس مال و دولت ہوگی۔ اور کئی لوگوں کے پاس خوب صورتی بھی ہوگی جب ایک ہی انسان کی صفات دوسرے کئی انسانوں میں ہیں یعنی انسان اپنی کسی صفت میں یکتا نہیں ہے تو پھر تکبر کرنا تو اس کی بھول ہے اور نادانی ہے کیونکہ جب کہہ دیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ ایک ہے تو پھر یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے اس جیسا کوئی نہیں ہے کسی معاملے میں بھی کوئی اس جیسا نہیں ہے۔ لیکن اس کے برعکس مخلوق میں ایک نہیں کئی خوب صورت لوگ ہیں کئی دولت مند ہیں کئی علم والے ہیں۔ اور تکبر تو وہ کرتا ہے۔ جس جیسا کوئی نہ ہو۔ وہ تو صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان پر غصہ کیوں نہ آئے۔ جب وہ تکبر کرے جب کوئی انسان اپنے مالک کے دیئے ہوئے اعزازات سے اپنی تعریف کروائے۔ اور شیخی بگھارے۔ اور اپنے مالک کے احسان کو بھول جائے تو وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اور اسے سزا دے گا یا سزا میں

وہ تمام اعزازات چھین لے گا جب ایک عام انسان سزا دے دیتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ جو مالک کائنات ہیں۔ انہیں کیوں نہ انسان کے تکبر کرنے پر غصہ آئے گا۔ ایک حدیث میں وارد ہوا ہے۔ کہ حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دو کام کبھی نہ چھوڑنا۔ ایک تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے سبحان اللہ وبحمدہ اور دو کام کبھی نہ کرنا ایک تو تکبر اور دوسرا شرک۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم تمام کو تکبر جیسے گناہ سے محفوظ رکھے

(آمین)

کوئٹہ
نمائندہ ختم نبوت

○ قادیانیوں کی نگرانی کی درخواست کی سماعت
○ قادیانیوں کو آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دینے کا مطالبہ
○ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ محفوظ۔

بلوچستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس امیر الملک مینگل نے اتوار کو بھی پانچ قادیانیوں کی نگرانی کی درخواست کی سماعت جاری رکھی عدالت میں سرکار کی طرف سے چوہدری اعجاز یوسف ایڈووکیٹ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما ہیں ممتاز قانون دان ہیں گزشتہ تین سال میں انہوں نے قادیانیوں کے ۱۰ مقدموں کی پیروی کی اور پانچ قادیانی سزایاب ہوئے ہیں اب ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان کی درخواست پر عدالت عالیہ میں حاضر ہوتے ہیں مسٹر اعجاز یوسف ایڈووکیٹ نے مفصل جوابی دلائل دیئے۔ اور قادیانیوں کے وکیل مسٹر مجیب الرحمٰن کی طرف سے اٹھائے گئے نکات کا جواب دیا۔ مسٹر اعجاز یوسف ایڈووکیٹ نے کہا کہ اسلامی شریعت میں کلمہ طیبہ پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور شعائر اسلام میں سے سب سے بڑا شعار ہے اس سلسلے میں انہوں نے صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ دیا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود اس بات کا فیصلہ واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کر دیا ہے کہ تمام مشرکین نجس اور ناپاک ہیں اس لئے وہ شعائر اسلام کا استعمال نہیں کر سکتے یہی وجہ تھی کہ فتح مکہ کے بعد تمام غیر مسلموں کے لئے طواف کعبہ اور حج کی ممانعت کر دی گئی حالانکہ ایام جاہلیت میں مشرکین و کفار مکہ بھی حج اور طواف کیا کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے حضورؐ نے حضرت علیؓ کو خاص طور پر مقرر کیا کہ وہ غیر مسلموں کو حج اور طواف سے بزور روک دیں کیونکہ کسی شخص کے شعائر اسلام کے استعمال کی وجہ سے اس پر مسلمان ہونے کا شبہ ہو سکتا تھا انہوں نے مزید کہا کہ حضور اکرمؐ نے خاص طور پر یہ حکم صادر فرمایا تھا کہ اگر حملے سے پہلے کسی آبادی سے اذان کی آواز سنائی دے تو اس آبادی پر حملہ نہ کیا جائے کیونکہ اذان سے یہ پہچان ہوتی ہے کہ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ انہوں نے فیڈرل شریعت کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مندرجہ بالا قرآنی آیات اور حدیث کی تاریخ قوانین کی وجہ سے دفعہ ۲۹۸ بی میں قادیانیوں کو اس بات سے روک دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی پاک ہستیوں کے لئے مخصوص القابات یعنی خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین، امہات المومنین رضی اللہ عنہ یا اہل بیت جیسے مخصوص الفاظ کا استعمال نہیں کر سکتے۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ الفاظ صرف مسلمان ہی استعمال کر سکتے ہیں جبکہ ان القابات کی جو کہ شعائر اسلام نہیں ہیں کی ممانعت کر دی گئی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ کلمہ طیبہ جو کہ اسلام کا اہم بنیادی رکن اور شعائر اسلام ہے کے استعمال کی غیر مسلموں کو اجازت دے دی جائے۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ کسی شخص کو مسلمان کرنے کے لئے یہی کلمہ پڑھایا جاتا ہے اور اسلام میں داخل ہونے کا یہی راستہ ہے۔ انہوں نے مجیب الرحمٰن کی اس دلیل کا کہ قادیانیوں کو فیڈرل شریعت کورٹ نے اپنے عقیدے کے پرچار کی اجازت دی ہے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ درست ہے کہ اجازت ہے مگر محدود اور مشروط طور پر، وہ توحید کے اقرار کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب بقول ان کے مہدی موعود ظلی نبی یا رفقا رسو وغیرہ ہیں لیکن ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے اقرار کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ توحید کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے اقرار ہی مسلمان ہونے کی پہچان ہے اگر کوئی حضورؐ کی رسالت کا دل سے اقرار نہ کرے۔ اور آپؐ کی ختم نبوت یعنی آخری نبی ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھے تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا انہوں نے مزید کہا کہ دفعہ ۲۹۸ بی کے ذریعے قادیانیوں کو منع کر دیا گیا ہے کہ وہ نہ تو اذان دیں، اور نہ ہی اذان کے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ کلمہ طیبہ کے الفاظ اذان میں موجود ہیں۔ اس لئے یہ کس طرح ممکن ہے کہ کل کی تو ممانعت کر دی جائے۔ اور جزو کے استعمال کی اجازت دے دی جائے اس لحاظ سے بھی مرزائی صریح قانون شکنی کے مرتکب ہوئے ہیں انہوں نے مجیب الرحمٰن کے اس اعتراض کے جواب میں کہ کلمہ طیبہ کا بیج لگانے سے کوئی قادیانی مسلمان ظاہر نہیں ہوتا ۲۹۸ سی پر مشتمل الفاظ پوزر اور دلیر کا تفصیلی تجزیہ عدالت میں پیش کیا اور کہا کہ اگر کوئی قادیانی بھی کسی بھی شعائر اسلام کی نمائش یا اس کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرف توجہ مبذول کراتا ہے یا کوئی ایسا فعل کرتا ہے جس سے اس کا پرچار کرنا مقصود ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔ اور یوں وہ قانون کے تحت سزا کا مستوجب ہو گا انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کی نمائش سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کی ہے تاکہ قرآنی احکامات، احادیث اور قانون کی نفی کی جا سکے کیونکہ قانون نے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ لیکن وہ خود اس کو تسلیم نہیں کرتے اور انہیں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا کلمہ طیبہ کا بیج اپنے سینوں پر لگا کر انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔ کلمہ طیبہ کا استعمال غیر مسلم کے لئے بذات خود جرم ہے۔ اس لئے کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ یہ امر شدید اضطراب اور بے چینی کا سبب اور باعث بنتا ہے۔ انہوں نے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیا کہ کسی بھی مسلمان ریاست میں غیر مسلموں کو شعائر اسلام کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ حکومت وقت کی نااہلی اور کمزوری تصور ہو گی۔ عدالت کی طرف سے ایمیکس کیورائے کے تحت طلب کردہ وکلا میں سے مسٹر محمد مقیم انصاری نے اپنے دلائل پیش کئے۔ اور بتایا کہ کلمہ طیبہ نہ صرف شعائر اسلام بلکہ اس سے بڑھ کر اسلام کی بنیاد ہے۔ اس لئے غیر مسلم اس کو استعمال نہیں کر سکتے مزید کارروائی پیر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے مجیب الرحمٰن، مبارک احمد خالد

ملک اور احسان الحق نے پیروی کی۔

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جامع مسجد مرکزی کے خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر مولانا قاری انوار الحق حقانی کی ہمشیرہ کراچی میں انتقال کر گئیں۔ مولانا انوار الحق حقانی اطلاع ملتے ہی کراچی پہنچ گئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا اجلاس صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں کیونکہ قومی اسمبلی کے ریکارڈ کے مطابق قادیانیوں کی آبادی پاکستان میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار کے قریب ہے۔ اب انہوں نے انتخابی فہرستوں میں نام درج نہ کرا کر ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی اور دوسری طرف اپنی اصل آبادی کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اجلاس نے بہائیوں کی ایران سے پاکستان میں مسلسل نقل مکانی اور بالخصوص بلوچستان میں کثیر تعداد میں آباد ہونے پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بہائیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ اجلاس میں مجلس کی تنظیمی اور تبلیغی کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قلات کے کنوینر حافظ محمد سعید کی تقرری کی توثیق کی گئی۔ اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی کی ہمشیرہ کی وفات اور ڈاکٹر عبدالمالک اچکزئی کے والد حاجی عبدالخالق خان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ پسماندگان سے دلی تعزیت اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا عتیق اللہ اور حاجی محمد دین صراف کے لئے دعائے صحت کی گئی۔ مجلس کے صوبائی دفتر کی خرید اور تعمیر کے لئے اہم فیصلے کئے گئے۔ اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی، حاجی مفضل قادر خان شیرانی، مولانا محمد ادریس فاروقی، مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا قاری شیر محمد نائب خطیب جامع مسجد مرکزی، حاجی نسیم خان، حاجی عبدالمنان بڑیچ، سید سیف اللہ آغا، چوہدری محمد طفیل احرار، حاجی تاج محمد فیروز، حافظ محمد انور، رشید وکیل، جلال الدین نعمانی، عبدالعلی، عبدالکریم خان، قاری محمد شریف، امیر محمد کھلجی، اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔

بلوچستان ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس امیر الملک مینگل کی عدالت میں قادیانیوں کی طرف سے دائر کردہ نگرانی کی درخواست پر تیسرے روز بھی بحث جاری رہی۔ پیر کو پہلے بلوچستان کے کہنہ مشق اور مشہور وکیل بشارت اللہ خان جن کو ایمیکس کیوریائے کے تحت عدالت نے خود طلب کیا تھا نے دلائل دیئے اور تفصیل سے بتایا کہ قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر کس طرح قانون کی خلاف ورزی کی ہے انہوں نے اس سلسلے میں مختلف آئینی اور قانونی وضاحتیں پیش کیں۔ انہوں نے قادیانیوں کے متعلق پاکستان کی مختلف عدالتوں میں دائر کی جانے والی مختلف درخواستوں اور عدالتی فیصلوں کا حوالہ دے کر بتایا کہ موجودہ صدارتی آرڈیننس کی ضرورت کہاں اور کس طرح پیش آئی اور ملزمان دفعہ ۲۹۸ کے تحت جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان کے بعد قادیانیوں کے وکیل نے جوابی دلائل مکمل کئے جس کے بعد عدالت نے فیصلہ آئندہ کسی تاریخ تک کے لئے محفوظ کر لیا۔

ذکریوں اوران کے جعلی کعبہ اور حج پر پابندی لگائی جائے!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے راہنما الحاج محمد زمان اچکزئی کا مطالبہ

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) الحاج محمد زمان خان اچکزئی امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان اور سابق وفاقی وزیر نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ طبقے نے آج تک اس کو مانگا اور نہ نافذ نہیں کیا ہے اور اب بھی پاکستان میں فرنگی نظام پورے چالیس سال گزرنے کے باوجود پاکستان میں ذکری فرقہ کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ ذکری فرقہ کا مسلک جعلی حج کا معتقد اور عقیدہ ختم نبوت کا بھی منکر ہے روزہ اپنے طور پر رکھتے ہیں اور نہایت دلیری کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ برسر پیکار ہیں جیسے حکومت کا تعاون ان کو حاصل ہو اسی طرح اسلام کے نام پر بننے والے ملک پاکستان میں شعائر اسلام کی توہین ہو رہی ہے جعلی کعبہ پر طواف کرتے ہیں کتنی شرم کی بات ہے کہ پاکستان میں جعلی کعبہ موجود ہے۔ جعلی حج پر فوراً پابندی عائد کی جاوے۔ اور ایسے عقائد رکھنے والے ذکری فرقہ کو غیر مسلم قرار دیکر امت مسلمہ کو مطمئن کیا جائے انہوں نے کہا کہ بعض سیاسی جماعتوں کے ذمہ دار افراد بھی مرزائیوں کی حمایت کرتے نظر آ رہے ہیں اگر انہوں نے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے دور اندیشی سے کام نہ لیا تو وہ مسلمانوں کے غیظ و غضب سے نہیں بچ سکیں گے اور ان کے ناپاک اور خطرناک عزائم کو آشکارا کر دیئے جائیں گے۔

◇◇◇◇◇◇

وفاقی وزیر داخلہ کے بیان کی تائید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خکانہ صاحب کے مقامی راہنما جناب محمد اکرم ناز نے اپنے ایک اخباری بیان میں ملک کی موجودہ صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے وفاقی وزیر داخلہ نسیم احمد آہیر کے اس بیان کی تائید کی۔ جس میں انہوں نے ملک میں بموں کے دھماکوں کا ذمہ دار قادیانیوں کو قرار دیا۔ انہوں نے کہا: قادیانی اپنے پیشوا مرزا طاہر کے اشارے پر اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں انہوں نے موجودہ حکومت کی بے حسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ملک میں تخریب کاری میں ملوث قادیانیوں کو گرفتار کر کے انہیں سزائے موت دی جائے۔ تاکہ ملک پاکستان کو مرزائیوں کی شر انگیزیوں سے بچایا جا سکے۔

◇◇◇◇◇◇

روزہ ... ن ملک جانیوالوں پر ائیرپورٹ ٹیکس لگادیا گیا
جمعیت اہل ... والجماعت متحدہ عرب امارات کا احتجاج

دبی (رپورٹ) جمعیۃ اہل السنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات حافظ نذیر احمد چیمہ نے کہا کہ ائیرپورٹ ٹیکس کو ایک سو روپے سے بڑھا کر یک دم ساڑھے تین سو روپے کر دینے کی زیادتی ایک ایسی گرانبار اور ناروا زیادتی ہے جس نے ملک سے باہر جانے والوں کی پریشانیوں میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کے ذمہ دار اور کارپرداز بھی عجیب و غریب لوگ ہیں۔ ایک طرف تو وہ دن رات یہ بیانات دیتے نہیں تھکتے کہ بیرون ملک رہنے والے پاکستانیوں کے ارسال کردہ زرمبادلہ نے ملکی معیشت کو بہت کچھ سنبھالا اور سہارا دیا ہے ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور وہ نہیں ہر ممکن سہولت دینے کے لئے تیار ہیں۔ وغیرہ وغیرہ لیکن دوسری طرف عملاً سہولتیں مہیا کرنے کے بجائے الٹا ان کی پریشانیوں میں اضافہ کیا جاتا ہے جس کی تازہ مثال ائیرپورٹ ٹیکس کا مذکورہ بالا ناروا اضافہ ہے جس کی مثال ہمارے خیال میں دنیا کی کسی فضائی سروس اور کسی ائیرپورٹ پر نہیں ملے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیرون ملک جانا اور اپنے روزگار کے لئے کوشش کرنا کوئی جرم ہے جس کی اس طرح سزا دی جاتی ہے یا پھر ائیرپورٹ چھوڑنے کے اس موقع کو جبکہ بیرون ملک سفر کرنے والا اپنے گھر اور بال بچوں کی جدائی وغیرہ کی پریشانیوں میں گھرا ہوتا ہے کھال اتارنے اور چمڑا ادھیڑنے کا ایک نادر موقع سمجھ لیا گیا ہے اس کا ایک اور پہلو جو اس سے بھی زیادہ دکھ دہ اور افسوسناک یہ ہے کہ جب کوئی صاحب اپنے بال بچوں کے ساتھ ملک سے باہر جارہے ہوں تو ان کو ہر بچے کا الگ الگ ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ جو ہزاروں تک جا پہنچتا ہے جبکہ کمانے والا وہ تنہا ہوتا ہے ایسی صورت میں وہ ائیرپورٹ چھوڑتے وقت یکدم ہزاروں روپے کا یہ بوجھ کیسے برداشت کرے۔ نیز اس کا ایک پہلو اور بھی تکلیف دہ ہے کہ جو حضرات وزٹ یا ٹرانزٹ ویزے پر باہر جاتے ہیں ان کو بھی یہ رقم ادا کرنا پڑتی ہے۔ جبکہ ان کے لئے بیرون ملک کمانے کا کوئی موقع نہیں ہوتا اس لئے ہم حکومت پاکستان سے پرزور اپیل اور گزارش کرتے ہیں کہ ائیرپورٹ ٹیکس کے اس ناروا اضافے کو فوری طور پر ختم کرکے بیرون ملک کام کرنے والوں کی پریشانیوں کا ازالہ اور سدباب کیا جائے۔

ڈیرہ مراد جمالی میں ختم نبوت کانفرنس

مدرسہ دارالہدیٰ کریم ڈیرہ مراد جمالی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس سے ملک کے ممتاز عالم دین علامہ سید عبدالمجید شاہ ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کے لئے ضروری ہے کہ اسوۂ صدیقیؓ کو اپنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ باطل کا تعاقب اور حق کی حمایت کرنا مسلمانوں کا فریضہ ہے فتنہ مرزائیت اور ذکری فتنے کی بیخ کنی کی جائے ہر غیرت مند مسلمان اس کے لئے تیار ہے اجتماع ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ کانفرنس سے مولانا سید صدیق شاہ، مولانا حاجی غلام رسول، مولانا عبدالرزاق سیکو، مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا عبدالباسط، مولانا درمحمد صاحب، مولانا کریم داد صاحب، مولانا حضور بخش صاحب و دیگر علماء کرام مقررین نے خطاب کیا۔ تلاوت کلام پاک قاری حافظ عبدالستار نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیت علماء اسلام نصیر آباد کے امیر مولانا عبداللہ جتک نے سرانجام دیئے رات گئے اجتماع دعا کے بعد کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ایرانی فضائیہ میں اسرائیلی پائلٹ

حال ہی میں اسرائیلی فضائیہ کے تین پائلٹ ایران میں فوجی خدمات انجام دے کر اسرائیل واپس پہنچے ہیں۔ کویت کی آمدہ اطلاع کے مطابق اسرائیل ریڈیو کی نشریات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تینوں ہوا باز جو کہ اسرائیلی فیٹر پائلٹ کہلاتے ہیں ۱۹۸۴ء میں مغربی جرمنی کے راستے ایرانی دارالحکومت تہران پہنچے تھے۔ ۱۹۸۵ء میں عراقی فضائیہ نے ان میں سے دو کے ہوائی جہازوں کو مار گرایا تھا اس حادثے میں دونوں اسرائیلی ہوا باز شدید زخمی ہوئے تھے۔ اور ایک طویل عرصے تک تہران کے ہسپتال میں زیر علاج رہے ۱۹۸۶ء کے اوائل میں جب ان سے ایرانی فضائیہ میں دوبارہ اپنی خدمات انجام دینے کے متعلق بات ہوئی تو انہوں نے جنوبی افریقہ کی طرف نکلنے کی کوشش کی۔ بالآخر ان دونوں سمیت تینوں پائلٹ پہلے ترکی اور پھر وہاں سے امریکہ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ امریکہ میں کچھ عرصہ ایک فضائی مسافر کمپنی کے ساتھ کام کرکے یہ تینوں پائلٹ واپس اسرائیل پہنچ گئے۔

(تعمیر حیات ۱۰ ستمبر)

مکتوب فیصل آباد

○— یہ دہشت گردی
○— یہ غنڈہ گردی
○— یہ ملک دشمنی

تحریر روزی فقیر محمد سیکرٹری مالی مجلس

ربوہ میں قادیانیوں کی دہشت گرد تنظیم خدام الاحمدیہ کے کمانڈوز کی طرف سے جلوس نکالنے کے واقعہ پر سخت تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ انجمن احمدیہ ربوہ ۔ تحریک جدید ۔ وقف جدید اور دوسری ذیلی تنظیموں کے ۳۰ کروڑ روپے سے زائد کے سالانہ بجٹ کی تحقیقات کرائی جائے اس کے علاوہ جو قادیانی وصیت نامہ فنڈ میں کروڑوں روپے جمع کر رہے ہیں ان کی بھی جانچ پڑتال کی جائے گذشتہ سال لاہور میں عاشورہ محرم کے روز جو دہشت گردی ہوئی تھی اس میں قادیانی جماعت کے دو نوجوان شامل تھے اسی طرح کراچی کے اندر جو فسادات ہوئے ان میں بھی قادیانی غیر مسلم شریک تھے یہ بات سرکاری ریکارڈ پر موجود ہے انہوں نے کہا کہ ۲۶ اپریل ۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن تحریک پر پابندی کا آرڈیننس نافذ ہوا ہے اس دن سے قادیانیوں کی طرف سے دہشت گردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ساہیوال اور سکھر میں قادیانیوں نے چار مسلمانوں کو شہید کیا اور بہت سے زخمی ہوئے اسی طرح ربوہ میں غیر قانونی کارروائیاں کی گئی ہیں اس سلسلہ میں وفاقی وزیر داخلہ نے خوشاب میں جرأت مندی سے یہ بیان دیا ہے کہ قادیانی بھی تخریب کاری میں ملوث ہو سکتے ہیں اس کے پیش نظر حکومت کو قادیانیوں کی جماعت انجمن احمدیہ کی خفیہ سرگرمیوں اور کروڑوں روپے کے بجٹ کی فوری انکوائری کرنی چاہیے کہ یہ پیسہ کہاں خرچ ہو رہا ہے اور ان کے تمام اثاثے فنڈز فوری طور پر منجمد کر دیئے جائیں اسی طرح قادیانیوں کے تمام اسلحہ لائسنس منسوخ کر کے ناجائز اسلحہ بھی برآمد کیا جائے نیز ربوہ میں قادیانیوں کی حکومت فوری طور پر ختم کی جائے اور ربوہ کو عملی طور پر کھلا شہر بنانے کیلئے ایک آدھ مرلہ پر الاٹ کی گئی اراضی کی لیز ختم کر کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور خالی زمین مسلمانوں کو الاٹ کی جائے گذشتہ دنوں ایک سیاست دان سردار شوکت حیات نے بیان دیا ہے جو حقیقت ہے قادیانی جماعت نے انگریز اور ہندو کے ساتھ ساز باز کر کے ایک سازش کے تحت گورداسپور کا ضلع ہندوستان میں شامل کر دیا جس کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لیے شدید مشکلات کا باعث بنا ہوا ہے اور ۱۹۶۵ء کی جنگ بھی قادیانیوں نے شروع کروائی تھی اور سیالکوٹ سیکٹر پر قادیانی جرنل کو لگایا تھا کیونکہ قادیانی جماعت کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان اکھنڈ بھارت ہوگا اس لیے مرزا بشیر الدین محمود نے ربوہ میں اپنی قبر پر یہ کتبہ لگوا دیا تھا کہ جب حالات سازگار ہوں تو میری لاش نکال کر قادیان میں دفن کی جائے اب قادیانی جماعت نے ۴۲ سال بعد یہ کتبہ اتار دیا ہے قادیانی جماعت ہرگز محب وطن نہیں ہے بلکہ تخریب کار اور دہشت گرد جماعت ہے جس کے نوجوان اسرائیل ۔ بھارت جرمنی سے گوریلا جنگ کی تربیت حاصل کر کے پاکستان آرہے ہیں قادیانی جماعت کا بھگوڑا سربراہ مرزا طاہر احمد امریکی دولت مند یہودیوں کی سازش سے پاکستان کے لیے منظور شدہ امریکی امداد کو رکوانے کی کوشش کر رہا ہے جس کی پرزور مذمت کی جارہی ہے عوام کا مطالبہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کی امت کو پاکستان سے نکال دیا جائے جس طرح ایران نے بہائیوں کو ملک سے خارج کر دیا تھا تاکہ پاکستان قادیانیوں کی ملک دشمن اور تخریبی کارروائیوں سے محفوظ ہو سکے۔

اسلام کے لیئے اسلاف کی کوششیں ہمارے لیئے مشعل راہ ہیں۔ قاضی محمد اسرائیل

(بالاکوٹ قاری محمد رشید) ممتاز عالم دین مولانا قاضی محمد اسرائیل نے کہا ہے کہ سید احمد شہید شاہ اسماعیل شہید اور ان کے رفقائے نے بالاکوٹ کے چٹیل پہاڑوں اور سنگلاخ پتھروں پر جو خونچکاں داستان شہادت رقم کی اس سے شمع حریت کے پروانے ہمیشہ روشنی حاصل کرتے رہیں گے۔ مدرسہ تعلیم القرآن شوہال میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شہدائے بالاکوٹ نے اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے رائے بریلی سے لے کر بالاکوٹ تک جولانگ مارچ کیا اس نے قیام پاکستان کی بنیاد فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ اور پوری دنیا میں جو اسلام پھیلا وہ ان ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس اجتماع سے مولانا وحید الرحمان، مولانا قاری ولی الرحمان، قاری محمد رشید، مولانا فرید احمد شاکر اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

بقیہ: ر سائیں محمد حیات

"مدینہ کا کتا" قرار دے دیا۔ سائیں محمد حیات پسروری نے صرارتی نعت سے قبل ایک فی البدیہہ بند پڑھا جس کو سن کر دوسرے تمام افراد کو شرمندگی سی محسوس ہوئی بند ملاحظ ہو۔

سجے ڈگ کے شاہی دربار اندر
التجا کر ناں دن پر رات ہاں میں
ماراں ٹھکراں اتھرو بہا کیراں
رو رو لبھناں رو نجات ہاں میں
جیئوں کتا مدینے دا کہوے کوئی ناں
کیونکہ ذات اشرف مخلوقات ہاں میں
لکھنی نعت حضورؐ پر نور دی اے
ایسے واسطے اجے حیات ہاں میں

یہ سچا عاشقِ رسول ﷺ لوگوں میں زندگی بانٹتے بانٹتے خود سو گیا ہے۔ اور اپنے کلام اور افکارات کے ذریعے خود کو امر بنا گیا ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بقیہ: ملائرانہ نظر

- شبانِ ختم نبوت خوشاب کے رضاکاروں نے سروں پر سبز عمامے باندھ رکھے تھے ان کے انچارج قاری سعید احمد تھے۔

جلسہ گاہ میں سب سے زیادہ بینرز شبانِ ختم نبوت سرگودھا کی طرف سے لگائے گئے تھے۔ جن کی تعداد بیس تھی جھنگ صدر کی طرف سے آٹھ بینرز اور مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دس بینرز لگائے گئے تھے۔ کل تعداد پچاس تھی۔ باقی انفرادی تھے۔

- سٹیج کے دائیں طرف کے بینرز پر یہ تحریر تھا کہ اگر ”مرزائی چاند پر بھی گئے۔ تو ان کا تعاقب وہاں بھی کیا جائے گا۔“ (مولانا جالندھری) جبکہ بائیں جانب کے بینرز پر لکھا تھا ”فرما گئے یہ ہادیؐ، لانبی بعدیؐ“ وسطی بینرز پر لکھا تھا ”مسلمانو! ناموسِ رسالت کے لیے متحد ہو جاؤ۔“ اور ”تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔“

- سندھ کے ممتاز خطیب اور عالم مولانا عبدالغفور قاسمی آف سجاول ضلع ٹھٹھہ نے انتہائی معرکۃ الآراء علمی تقریر کی۔ اس کی وجہ سے مولانا قاسمی مین آف دی کانفرنس تھے۔

- جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا چہار اطراف میں مرکزی مجلس اور شاخوں کی طرف سے بینرز لگائے گئے تھے جن پر یہ عبارتیں درج تھیں۔ ۱۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کئے بغیر استحکامِ پاکستان ناممکن ہے۔ مرزا قادیانی جعل ساز اور دھوکہ باز شخص تھا۔ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ حضورؐ سے محبت کی پہلی نشانی ہے۔ جی ایچ کیو جیسی اہم جگہ پر قادیانیوں کی بحالی پاکستان کے ساتھ بغاوت ہے۔ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں، انہیں اپنی صفوں سے نکال پھینکو۔ قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانی نواز مسلمان قادیانیوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ حکومت قادیانی کی شکل مساجد سے الگ کرے۔ قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔ اور اسلحہ ضبط کیا جائے۔ اسلم قریشی کیس کو حل کیا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا ”موت“ نافذ کی جائے۔

بقیہ: جھلکیاں

عبدالغفور قاسمی نے دیا۔

- حافظ لیسین گجر نے ایک نظم سنائی جس کا عنوان تھا ”نقم، نفتی“ پہلا شعر تھا:

میں تے پاداں گا ڈھائی
کافرنے ساری مرزائی

بقیہ: تاریخ سے مذاق

کل قیامت کے روز مظلوم احرار کا مضبوط ہاتھ ہوگا
اور آپ کا نحیف گریبان چھڑا نہ سکیں گے کرسے
وہ دنیا تھی جہاں تم روک لیتے تھے زبانِ میری!
یہ محشر ہے یہاں سننی پڑے گی داستان میری!

بقیہ: آپ کے مسائل

بیمہ

س: اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان یہ محکمہ بیمہ زندگی کے کرکے چند سالوں میں تھوڑی تھوڑی رقم لے کر کچھ سالوں کے بعد جو تھوڑی تھوڑی کرکے رقم جمع کرتے ہیں اس پر بونس دیتے ہیں اور بونس اصل رقم سے دس سال میں دوگنا ہوتا ہے۔ اور بیمہ شدہ شخص اگر انتقال ہو جائے تو فوراً بغیر مدت پوری کیے ۔۔۔۔ ۵ ہزار کی پالیسی ہے تو فوراً ۔۔۔۔ ۵ ہزار روپے دیتے ہیں کیا درست ہے۔

ج: بیمہ سود اور جوا کا مجموعہ ہے۔ یہ جائز نہیں۔

بقیہ: مناظرہ

کریم نے حضرت عمرؓ کی رائے کی تصدیق اور تصویب فرمائی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ نیز فرمایا رسولِ خدا نے: اگر میرے بعد نبوت کا کوئی مستحق ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ اب چونکہ نبوت مجھ پر ختم ہے اس لئے ان کو نبوت نہیں ملے گی۔

بقیہ: کمالاتِ محمدیہ

ہنسنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اتنا ہنسا کہ ہنستے ہنستے زمین پر گر پڑا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ مقداد تم کو کیا ہوا یہ کیا حرکت ہے کہ ہنستے جاتے ہو۔ وجہ کیا ہے؟ تو میں نے پورا واقعہ سنایا کہ آپ کے حصہ کا بھی دودھ میں پی گیا تھا اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ کو انصار پلا دیتے ہیں جب آپ آئے تو آپ کو حاجت تھی میرا خیال تھا کہ ان تین بکریوں میں ایک کو ذبح کر دیتا ہوں۔ جب آپ تشریف لائے۔ اور دودھ کا برتن دیکھا جو خالی تھا تو آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ اس کو کھلا جو مجھے کھلائے تو میں برتن لے کر اٹھا اور بکریوں کو دیکھا تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے میں نے دودھ دوہا اور آپ کو پیش کیا۔ تو وہ دعا جو آپ نے پہلے کی تھی وہ مجھے بھی مل گئی۔ اب مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کسی اور کو ملے یا نہ ملے۔ مجھے تو اس دعا کی خوشی تھی جو آپ نے کی تھی۔ مجھے صرف یہ خوشی تھی کہ یہ دعا مجھے مل گئی۔ یہ میرے آقا کے کمالات ہیں کہ تھوڑی سی چیز میں برکت پیدا ہوئی۔

بقیہ: فضائلِ صدقات

گویائی بخشی۔ اپنے پاک نام مجھے سکھائے، اپنے سے دعا کرنا سکھایا۔ اگر آپ مجھے مال دے دیتے تو مجھے یہ اندیشہ تھا کہ میں اس میں مشغول ہو جاتا، میں اپنی اس حالت پر جو تھی، بہت راضی ہوں، ارشاد ہوا کہ اچھا جاؤ میں تم سے بھی راضی ہوں، اگر تمہیں دنیا میں معلوم ہو جاتا کہ تمہارے لئے میرے پاس کیا ہے تو بہت زیادہ ہنستے اور بہت کم روتے،

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون: ۴۱۰۶۰۷

ھوالشافی
افتخار الاطباء
الحاج حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی (ایم۔اے)
رجسٹرڈ کلاس اے۔ فون: ۵۵۳۸۵۵
طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ ختم نبوۃ
سابقہ چشتیہ دواخانہ قائم شدہ ۱۹۳۵ء
اوقات مطب
موسم گرما: ۷ تا ۲ ، ۵ تا ۹
موسم سرما: ۹ تا ۱ ، ۲ تا ۹
جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ ، ۵ تا ۹
● غربا کے لیے علاج مفت۔ ● طلبہ و طالبات کو خاص رعایت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لیے تشریف لائیں۔ پہلے وقت لے کریں۔ ● عام طور پر جن امراض مخصوصہ کے لیے مشہور کر دیے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر تفصیل راز میں رہے گی۔ ● عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔
دواخانہ ختم نبوۃ ۵۶ اے سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

نذرِ ختم المرسلین

سیّد انوار ظہوری

کچھ شبہ کر، نہ ختمِ نبوت میں بھول کر
وہ آخری نبی ہیں، صداقت قبول کر!

اللہ خود گواہ نبیؐ کی صفات کا !
ہو جاں بکفِ نعابِ وفا، خوش اصول کر

ہر سو مسیلمہ کے وفادار ہوں تو کیا
ناداں ! نہ اتباعِ طریقِ جہول کر !

دُنیا کے ساتھ ہیچ ہیں رشتے اُمید کے
اللہ سے بہشت کی نعمت وصول کر

دوؔ دن کی زندگی ہے، محمدؐ پہ وار دے
موقع تجھے ملا ہے، نہ ضائع فضول کر

ہوگا نہ میرےؐ بعد، کوئی دوسرا نبیؐ
غافل نہ بن، یقینِ حدیثِ رسول کر

بحرِ کرم کی موجِ رواں، خوش لسان ہے
اے بے خبر نہ دامنِ دل، کم حصول کر!

بخشش کے واسطے یہ ضمانت عظیم ہے
صرفِ جبیں، حضورؐ کے پیروں کی دھول کر

دستِ منافقت نے تراشے نئے صنم
اے روحِ صدق، جسمِ جہاں میں حلول کر

ایمان کی مثال گھرانا رسولؐ کا !
تقلیدِ مرتضےٰؓ و حسینؓ و بتولؓ کر

ہے بدنما، بہار انہیں کے وجود سے
کذبِ جلی کے ختم وطن سے ببول کر

جس کے سبب ہو عام، شریعت کی روشنی
آفاق پر محیط وہی عرض طول کر

محشر میں ہو نصیب، شفاعت حضورؐ کی
مجھ پر بھی رحمتوں کا الٰہی نزول کر

نعتِ رسولؐ بھی ہے ظہوریؔ، خراجِ فن !
پڑھ کر درود، نذر، عقیدت کے پھول کر